ماہنامہ

انصار اللہ

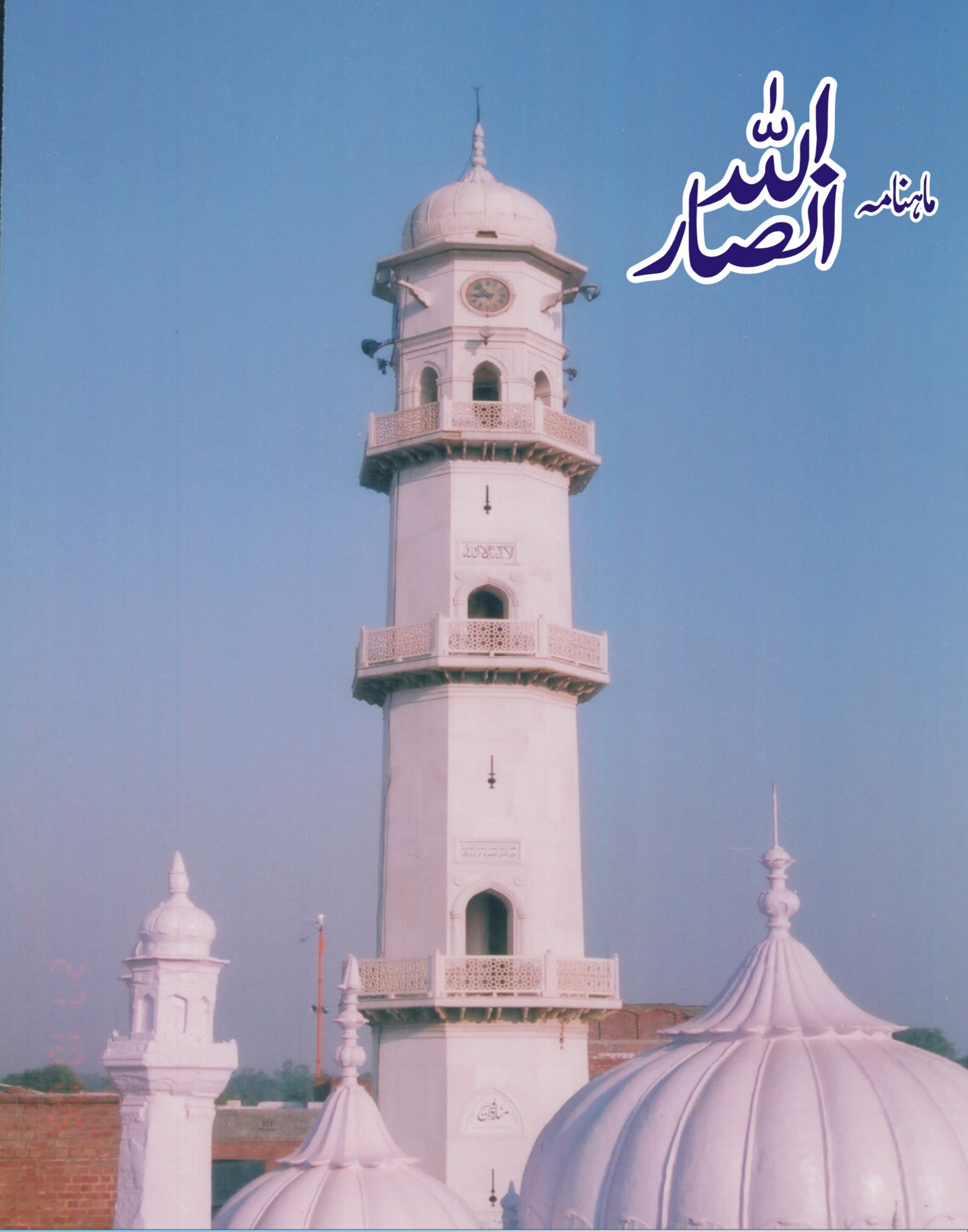

ایڈیٹر

محمد محمود طاہر

مارچ 2010ء

امان 1389 ہش

ناظمین علاقہ واضلاع کی طرف سے سابق صدر مجلس کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقدہ 6/فروری 2010ء بمقام ایوان محمود

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب۔مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب۔مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

ملک طاہر احمد صاحب قائد علاقہ لاہور سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب سابق صدر جوابی کلمات کہتے ہوئے

سٹیج پر بیٹھے بعض عہدیداران

شرکاءتقریب کے چند مناظر

احمدی انصار کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: محمد محمود طاہر

امان 1389 ھش مارچ 2010ء
جلد ------------------------ 51-
شمارہ ------------------------ 03

فون نمبر 047-6212982 ۔ فیکس 047-6214631
ای میل ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین
☆ ریاض محمود باجوہ
☆ صفدر نذیر گولیکی
☆ محمود احمد اشرف

پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: فرحان احمد
مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ
دار الصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ)
مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ پاکستان
سالانہ .... 150 روپے
قیمت فی پرچہ .... 15 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2
القرآن والحدیث 3
عربی منظوم کلام 4
فارسی منظوم کلام 5
اُردو منظوم کلام 6
سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت 13-7
سیرت حضرت مسیح موعود ۔ مہمان نوازی 19-14
کتب حضرت مسیح موعود اور ان کے مطالعہ کی اہمیت 24-20
جامعہ احمدیہ جرمنی کی عمارت کا سنگ بنیاد 30-25
سابق مدیر کے اعزاز میں الوداعی تقریب 31
نصاب مرکزی امتحانات و سالانہ علمی ریلی 35-32
نتیجہ امتحان سہ ماہی چہارم 2009ء 40-36

ادار یہ

بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت

ماموریت کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو اپنے ایک اشتہار کے ذریعہ بیعت لینے کا اعلان پہلی بار فرمایا اس اشتہار میں بیعت کی شرائط معین نہ تھیں ۔ چنانچہ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو حضور اقدس نے اشتہار ''تکمیل......وگزارش ضروری'' کے ذریعہ داخلہ سلسلہ عالیہ کے لئے دس شرائط بیعت تحریر فرمائیں (اسی روز سیدنا حضرت مصلح موعود کی بھی پیدائش ہوئی)۔ دس شرائط بیعت درحقیقت سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض وغایت کی آئینہ دار ہیں ۔ حضور نے ۴؍مارچ ۱۸۸۹ء کو اپنے اشتہار کے ذریعہ بیعت کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

''یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے''

مندرجہ بالا اشتہار میں حضور نے بیعت کرنے والے احباب کو ۲۰؍مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچنے کا ارشاد فرمایا ۔ ۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء وہ تاریخی دن ہے جب حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید لدھیانہ میں مخلصین سے بیعت لے کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی ۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے سب سے پہلے بیعت کی سعادت حاصل کی ۔ گویا ایک عاشق مولیٰ ورسولؐ ، عاشق قرآن اور جان نثار مسیح موعودؑ کے ذریعہ جماعت کی بنیاد پڑی ۔ چالیس قدوسیوں نے بیعت کا شرف پہلے دن حاصل کیا ۔ بیعت کرنے والے مخلصین کے ریکارڈ کے لئے ایک رجسٹر تیار کیا گیا جس کی پیشانی پر یہ الفاظ درج کئے گئے ''**بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت**'' یعنی اس بیعت کا مقصد اپنے گناہوں سے توبہ کر کے تقویٰ وطہارت حاصل کرنا ہے گویا طائفہ متقین پیدا کر کے ان کے ذریعہ شوکت دین کا پھر سے دنیا میں اظہار کرنے کے لئے سلسلہ حقہ احمدیہ کا قیام حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ۔ ۲۳؍مارچ کا دن ہمیں تجدید عہد وفا کی یاد دلاتا ہے کہ ہم نے حضور کی بیعت حصول تقویٰ وطہارت کے لئے کی ہے اس مقصد کو حاصل کرنا ہمارا نصب العین ہونا چاہئے تو پھر انشاء اللہ ہم بھی حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے وارث ٹھہریں گے جو آپ نے ۴؍مارچ ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں ہی درج فرمائی تھی کہ:

''اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور (۔) برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے''۔

القرآن

غلبۂ دین حق

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۟

(الصف:۱۰)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اُسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیۃً غالب کر دے خواہ مشرک بُرا منائیں۔
(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

......()......()......

حدیث نبوی ﷺ

حکم عدل

يُوْشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ اَنْ يَّلْقٰى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ اِمَامًا مَهْدِيًّا
حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ......الخ

(مسند احمد جلد۲ صفحہ:۴۱۱)

ترجمہ: تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ (انشاءاللہ تعالیٰ) عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائے گا۔ وہی امام مہدی اور حکم وعدل ہوگا جو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔

......()......()......

عربی منظوم کلام

هَدَانِیْ خَالِقِیْ نَهْجًا قَوِیْمًا

بِمُطَّلِعٍ عَلٰی اَسْرَارِ بَالِیْ
بِعَالِمِ عَیْبَتِیْ فِیْ کُلِّ حَالِیْ

قسم ہے اُس ذات کی جو میرے دل کے بھیدوں سے آگاہ ہے اور قسم اُس ذات کی جو ہر حال میں میرے سینے کے راز سے واقف ہے

بِوَجْهٍ قَدْرَأٰی اَغْشَارَ قَلْبِیْ
بِمُسْتَمِعٍ لِصَرْخِیْ فِی اللَّیَالِیْ

قسم اُس ذات کی جو میرے دل کے تمام گوشوں سے واقف ہے اور قسم اُس ذات کی جو راتوں کو میری آہ و زاری کو سننے والا ہے

هَدَانِیْ خَالِقِیْ نَهْجًا قَوِیْمًا
وَرَبَّانِیْ بِاَنْوَاعِ النَّوَالِ

میرے خالق نے مجھے سیدھی راہ پر چلایا ہے اور طرح طرح کے انعامات سے میری تربیت فرمائی ہے

لَقَدْ اُعْطِیْتُ اَسْرَارَ السَّرَائِرِ
فَسَلْ اِنْ شِئْتَ مِنْ نَوْعِ السُّؤَالِ

مجھے نہاں در نہاں اسرار عطا کئے گئے ہیں اگر تو چاہے تو کسی طرح کا سوال کر کے پوچھ دیکھ

رَاَیْتُ بِفَضْلِ رَبِّیْ سُبُلَ رَبِّیْ
وَاِنْ کَانَتْ اُدَقَّ مِنَ الْهِلَالِ

میں نے اپنے ربّ کے فضل سے خدا کی راہیں پا لی ہیں اگرچہ وہ ہلال سے بھی زیادہ باریک تھیں

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ ۱۱)

فارسی منظوم کلام

ھـــر رســولـــے بُــود بـــاغِ مُـثْــمَــرے

هر رُسولے آفتابِ صدق بود
هر رُسولے بود مہرِ انورے

ہر رسول سچائی کا سورج تھا ہر رسول روشن آفتاب تھا

هر رُسولے بود ظِلّے دیں پناہ
هر رُسولے بود باغِ مُثمرے

ہر رسول دین کو پناہ دینے والا سایہ تھا اور ہر رسول ایک پھلدار باغ تھا

گر بدُنیا نامدے ایں خیلِ پاک
کارِ دیں ماندے سراسر ابترے

اگر یہ پاک جماعت دنیا میں نہ آتی تو دین کا کام بالکل ابتر رہ جاتا

ہر کہ شکرِ بعثِ شاں نارد بجا
ہست او آلائے حق را کافرے

جو ان کی بعثت کا شکر بجا نہیں لاتا وہ حق تعالیٰ کی نعمتوں کا منکر ہے

اُمّتے ہرگز نبودہ درجہاں
کاندر آں نامد بوقتے منذرے

ایسی کوئی امت بھی دنیا میں نہیں ہوئی جس میں کسی وقت ڈرانے والا نہ آیا ہو

(درثمین فارسی مترجم ص۲۱)

اردو منظوم کلام

☆☆ نصرت الٰہی ☆☆

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نُصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دِکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رَہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی اُن پہ اِک طوفان لاتی ہے
غرض رُکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خَلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(درثمین اردو ص۳)

☆☆☆☆☆☆

سلسلہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت

تحریرات حضرت مسیح موعود کی رو سے

(مرتبہ: مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب مدیر ماہنامہ انصار اللہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں:

''سب سے پہلے یہ جاننا چاہئے کہ احمدیت اس مذہبی تحریک کا نام ہے جس کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک باقاعدہ جماعت کی صورت میں ۱۸۸۹ء مطابق ۱۳۰۶ھ میں خدا کے حکم سے رکھی ۔ یہ خدائی حکم اپنی نوعیت میں ایسا ہی تھا جیسا کہ آج سے ساڑھے انیس سو سال قبل موسوی سلسلہ میں حضرت مسیح ناصری کے ذریعہ نازل ہوا تھا۔ مگر جیسا کہ حقیقی مسیحیت کوئی نیا مذہب نہیں تھی بلکہ صرف موسویّت کی تجدید کا دوسرا نام تھی اسی طرح احمدیت بھی نئے مذہب کا نام نہیں ہے اور نہ ہی بانئے سلسلہ احمدیہ کا یہ دعویٰ تھا کہ آپ کوئی نئی شریعت لائے ہیں ۔ بلکہ احمدیت کی غرض و غایت تجدید دین اور خدمت دین تک محدود ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعویٰ تھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ( ) کی بگڑی ہوئی حالت کی اصلاح اور دین کی خدمت کے لئے مامور کیا ہے اور دین کی خدمت کے مفہوم میں دین کے چہرہ کو گرد و غبار سے صاف کرنا دین کی دعوت الی اللہ اور اشاعت کا انتظام کرنا دین کو دوسرے مذاہب کے مقابل پر غالب کرنا اور دین میں ہو کر دنیا کے غلط عقائد و اعمال کی اصلاح کرنا شامل ہے ۔ چنانچہ آپ کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا کام چھ حصوں میں منقسم تھا:۔

اوّل: خالقِ ہستی کے متعلق مخلوق میں زندہ ایمان اور حقیقی عرفان پیدا کرنا اور خدا اور انسان کے درمیان اس تعلق کو جوڑ دینا جو انسانی پیدائش کی اصل غرض و غایت اور دین کا اولین مقصد ہے ۔

دوم: مخصوص طور پر (اہل دین) کی اعتقادی اور علمی اصلاح کا انتظام کرنا یعنی مرورِ زمانہ کی وجہ سے جو اعتقادی اور عملی غلطیاں ( ) کے اندر پیدا ہو چکی تھیں انہیں خدائی منشاء کے ماتحت دور کرنا ۔

سوم: موجودہ زمانے کی وسیع ضروریات کے پیش نظر قرآن شریف کے مخفی خزانوں کو باہر نکال کے ان کی اشاعت کا انتظام کرنا۔ اس ضمن میں یہ بات قابل نوٹ ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ کا یہ دعویٰ تھا جس نے (دین حق) میں ایک بالکل نیا دروازہ کھول دیا کہ گو قرآن شریف کے نزول کے ساتھ شریعت اپنی تکمیل کو پہنچ چکی ہے اور اس کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں مگر جس طرح اس مادی عالم میں سے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق نئے نئے خزانے نکلتے رہتے ہیں اسی طرح قرآن شریف سے بھی

جو گویا ایک روحانی عالم ہے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق نئے نئے خزانے نکلتے رہیں گے اور اس طرح تکمیل شریعت کے باوجود دین کے علمی حصہ میں نمو اور ترقی کا سلسلہ جاری رہے گا۔

چہارم: دنیا کے دوسرے مذاہب کے مقابل پر دین کو غالب کر دکھانا یعنی دین کے علاوہ دنیا میں جتنے بھی مذاہب پائے جاتے ہیں یا جو جو خیالات دین کے خلاف دنیا میں قائم ہیں انہیں غلط ثابت کر کے ان کے مقابل پر دین کو سچا ثابت کرنا اور خصوصیت کے ساتھ صلیبی مذہب کے زور کو توڑنا جو اس زمانہ میں مادیت اور دہریت کے انتشار کا سب سے بڑا ذریعہ بن رہا ہے۔

پنجم: اقوام عالم کو اس ایمان پر جمع کرنا کہ جو خبر آخری زمانہ کے متعلق مختلف مذاہب میں ایک زبردست روحانی مصلح کی آمد کے بارے میں دی گئی تھی جس کے ذریعہ ہر قوم کو اس کی گری ہوئی حالت کے بعد پھر اُٹھنے کی امید دلائی گئی تھی مگر جسے غلطی سے مختلف قوموں میں علیحدہ علیحدہ مصلحوں کی آمد سمجھ لیا گیا تھا وہ دین میں ہو کر بانی احمدیت کے وجود میں پوری ہوئی ہے..........

ششم: دنیا میں (دین حق) اور احمدیت کی تعلیم کے ماتحت ایک ایسے جدید نظام کو قائم کرنا جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لحاظ سے بہترین بنیاد پر قائم ہو تا کہ یہی نظام آہستہ آہستہ وسیع ہو کر ساری دنیا پر چھا جاوے یعنی ایک ایسی جماعت قائم کرنا جو ایک طرف تو خدا تعالیٰ کے متعلق زندہ ایمان اور حقیقی عرفان پر قائم ہو اور دوسری طرف وہ افراد اور اقوام کے باہمی تعلقات کا بھی بہترین نمونہ ہو اور یہ جماعت (دین حق) کی طرح بین الاقوامی بنیاد پر قائم ہو کر آہستہ آہستہ دنیا کی ساری جماعتوں اور سارے نظاموں پر غالب آجائے مگر باایں ہمہ مختلف قوموں کے لئے ان کی اپنی اپنی مخصوص تہذیب میں بھی جہاں تک کہ وہ وسیع (دینی) تعلیم وتمدن کے ساتھ نہیں۔ (سلسلہ احمدیہ جلد اول ص ۴۲۲)

حضرت مسیح موعودؑ نے خود اپنی کتب میں اپنے آنے کا مقصد بیان فرمایا ہے یہی سلسلہ کی قیام کا غرض اور مقاصد تھے جس کے لئے آپ کو مامور کیا گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں اغراض ومقاصد پیش کئے جاتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ کی شناخت ہو:

’’انبیاء علیہم السلام کے دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ **لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت** کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہیں اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی نے مجھے **مبعوث** فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۱۱)

انتشار روحانیت و نورانیت:

''جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزار ہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت اور نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اس کے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کی عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اُترتی اور ہر ایک مستعد دل پر نازل ہوتی ہے''

(روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۴۷۵ ۔ ۴۷۴)

ایمان اور تقویٰ پیدا ہو:

''میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہو گئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ اب میرے زمانہ میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو سو یہی افعال میرے وجود کی **علت غائی** ہیں۔ مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہو گا بعد اس کے کہ بہت دور ہو گیا تھا سو میں انہی باتوں کا مجدّد ہوں اور یہی کام ہیں جن کے لئے میں بھیجا گیا ہوں''۔

(روحانی خزائن جلد ۱۳ حاشیہ ص ۲۹۴ ۔ ۲۹۱)

علمی، عملی، اخلاقی اور ایمانی سچائی کا قیام:

''اب اتمام حجت کے لئے میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے موافق جو ابھی میں نے ذکر کیا ہے خدائے تعالیٰ نے اس زمانے کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق و تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے تا کہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا

(دین حق) کو ان لوگوں کے حملوں سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ (روحانی خزائن جلد۵ ص۲۵۱)

تعلق باللہ اور توحید کا قیام:

وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھلاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں۔ حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگادوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔ (روحانی خزائن جلد۲۰ ص۱۸۰)

اشاعت دین کی شاخیں:

’’سو اس حکیم وقدیر نے عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (دین حق) کو منقسم کر دیا چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے **ایک شاخ** تالیف وتصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف وحقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے مخفی نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دئے گئے۔

دوسری شاخ اس کارخانہ کی اشتہارات کا جاری کرنے کا سلسلہ ہے جو بحکم الٰہی اتمام حجت کی غرض سے جاری ہے اور اب تک بیس ہزار سے کچھ زیادہ اشتہارات (دینی) حجتوں کو غیر قوموں پر پورا کرنے کے لئے شائع ہو چکے ہیں اور آئندہ ضرورت کے وقتوں میں ہمیشہ ہوتے رہیں گے۔

تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں............

چوتھی شاخ اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہیں جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف سے لکھے جاتے ہیں

چنانچہ اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خط آئے ہوں گے جن کا جواب لکھا گیا ....ہر مہینے غالباً تین سو سے سات سو یا ہزار تک خطوط کی آمد و رفت کی نوبت پہنچتی ہے۔

پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے چنانچہ اس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین میں طوفان ضلالت برپا ہے تُو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر۔ جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا وہ غرق ہونے سے نجات پا جائیگا اور جو انکار میں رہیگا اس کے لئے موت درپیش ہے اور فرمایا کے جو شخص تیرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا اس نے تیرے ہاتھ میں نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور اس خداوند خدا نے مجھے بشارت دی کہ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا مگر تیرے سچے متبعین اور محبین قیامت کے دن تک رہیں گے اور ہمیشہ منکرین پر انہیں غلبہ رہے گا۔ (روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۱ تا ۲۵)

کسرِ صلیب:

''سو اس عاجز کو اور بزرگوں کی فطرتی مشابہت سے علاوہ جس کی تفصیل براہین احمدیہ میں بہ بسط تمام مندرج ہے حضرت مسیح کی فطرت سے ایک خاص مشابہت ہے اور اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے۔ سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں تھے جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کو پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا بلکہ کر رہا ہے اور اگر میں چپ بھی رہوں اور اگر میری قلم لکھنے سے رُکی بھی رہے تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اُترے ہیں اپنا کام بند نہیں کر سکتے اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کے ہیکل کچلنے کے لئے دئے گئے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۱ حاشیہ)

صحبت صالحین:

سو اسی بنا پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ صحبت میں رہنے والوں کا سلسلہ اور بھی زیادہ وسعت سے بڑھا دیا جائے اور ایسے لوگ دن رات صحبت میں رہیں کہ جو ایمان اور محبت اور یقین کو بڑھانے کے لئے شوق رکھتے ہوں اور ان پر وہ انوار ظاہر ہوں کہ جو اس عاجز پر ظاہر کئے گئے ہیں اور وہ ذوق ان کو عطا ہوا ہو جو اس عاجز کو عطا کیا گیا ہے تا (دین حق) کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے اور حقارت اور ذلت کا سیہ داغ (۔) کی پیشانی سے دھویا جائے۔ (روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۲-۲۳)

دین واحد کا قیام:

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سوتم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

(روحانی خزائن جلد ۲۰ ص ۳۰۷-۳۰۶)

بیعت کے اغراض ومقاصد:

''یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ مُتّقِین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق (دین حق) کے لئے برکت وعظمت ونتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بابرکت کلمہ واحد پر متفق ہونے کے (دین حق) کی پاک ومقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور کاہل اور بخیل و بے مصرف (......) نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ ونا اتفاقی کی وجہ سے (دین حق) کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو (دین حق کی) ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ بھی غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور (دین حق) کے کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے ....خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خاص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا اور وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشینگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو وہ بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشو ونما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے۔ اور (دین حق) کی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس

سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے **لوگ** پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی اس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص۱۹۶ تا ۱۹۸)

سلام کی عادت کو رواج دیں

اللہ کی ایک صفت السّلام ہے یعنی وہ سلامتی والا اور سلامتی عطا کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کی صفات اختیار کر کے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہوسکتی ہے۔ دین حق جو کہ امن کا مذہب ہے سلامتی پھیلانے کا حکم دیتا ہے۔ ایک خوبصورت، پُرامن اور حسین معاشرے کا قیام کے لئے سلامتی کا پیغام ایک دوسرے کو پہنچانا دین نے ضروری قرار دیا۔ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **"افشوا السلام بینکم"** کہ تم آپس میں السلام علیکم کو رواج دو۔ آپؐ نے سلام کے آداب اور ثواب بھی بتائے۔ چھوٹے بڑوں کو سلام کریں سواری والے پیدل کو سلام کریں۔ آتے جاتے سلام کریں خواہ آپ کسی کو جانتے ہیں یا نہیں اور راستے کے حقوق کی ادائیگی میں بھی السلام علیکم کو شامل فرمایا۔ رفقائے حضرت مسیح موعود قادیان دارالامان میں السلام علیکم کی عادت کی زندہ مثال تھے اور اس کے ذریعہ انہوں نے دارالامان کے ماحول کو امن و سلامتی اور اخوت و محبت کا گہوارہ بنا رکھا تھا۔ ہمارے موجودہ امام متعدد بار ہمیں السلام علیکم کی عادت کو اپنانے اور اس کو رواج کی تلقین فرما چکے ہیں آپ فرماتے ہیں: ''جہاں احمدی اکٹھے ہوں وہاں تو سلام کو رواج دیں خاص طور پر ربوہ اور قادیان میں اور بعض اور شہروں میں بھی اکٹھی آبادیاں ہیں ایک دوسرے کو سلام کرنے کا رواج دینا چاہئے'' (خطبات مسرور جلد ۲ ص ۶۲۳) اللہ تعالیٰ ہمیں سلامتی پھیلانے اور السلام علیکم کی عادت کو رواج دینے کی توفیق عطا فرمائے تا ہم اس سے اپنے معاشرہ میں امن وسلامتی اور محبت پھیلانے والے ہوں۔ آمین

سیرت حضرت مسیح موعودؑ کا ایک نمایاں پہلو

مہمان نوازی کا خُلق

(مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب)

مہمان جو کر کے اُلفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقتِ رخصت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ان اشعار میں مہمان نوازی کے حوالے سے آپ کے جذبات کی خوب عکاسی ہوتی ہے۔ جب کوئی مہمان آتا تو آپ کے دل کو راحت اور جاں کو فرحت محسوس ہوتی اور دل و جان سے مہمانوں پر فدا ہو جاتے مہمانوں کی خدمت گزاری میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتے اسی تعلق میں کچھ ایمان افروز واقعات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی فرماتے ہیں:۔

"آپ کی عادت تھی کہ مہمانوں کے لئے دوستوں سے پوچھ پوچھ کر عمدہ سے عمدہ کھانے پکواتے کہ کوئی عمدہ کھانا بتاؤ جو دوستوں کے لئے پکوایا جائے۔ حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹی میر حامد شاہ صاحب مرحوم کے والد تھے ضعیف العمر آدمی تھے اُن کو بلایا اور فرمایا کہ میر صاحب کوئی عمدہ کھانا بتلایئے جو مہمانوں کے لئے پکوایا جائے۔ انہوں نے کہا میں شب دیگ کی عمدہ پکوائی جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا اور ایک مٹھی روپئوں کی نکال کے ان کے سامنے رکھ دی۔ انہوں نے بقدر ضرورت روپے اُٹھا لئے اور آ کر انہوں نے بہت سے شلجم منگوائے اور چالیس پچاس کے قریب کھونٹیاں لکڑی کی بنوائیں شلجم چھلوا کر کھونٹیوں سے کوچے لگوانے شروع کئے اور ان میں مصالحہ اور زعفران وغیرہ ایسی چیزیں

بھروائیں پھر وہ دیگ پکوائی جو واقعہ میں بہت لذیذ تھی اور حضرت صاحب نے بھی بہت تعریف فرمائی اور مہمانوں کو کھلائی گئی'' (رفقائے احمد جلد ۴ ص ۱۱۵ ـ ۱۱۶)

کشمیری پراٹھوں کے ساتھ سحری:

اہلیہ صاحب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کا بیان ہے کہ:

''۱۹۰۳ء کا ذکر ہے کہ میں اور ڈاکٹر صاحب مرحوم رُڑکی سے آئے ۔ چار دن کی رخصت تھی ۔ حضورؑ نے پوچھا ۔ ''سفر میں روزہ تو نہیں تھا؟'' ہم نے کہا نہیں ۔ حضورؑ نے ہمیں گلابی کمرہ رہنے کو دیا ۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہم روزہ رکھیں گے ۔ آپؑ نے فرمایا ''بہت اچھا! آپ سفر میں ہیں'' ڈاکٹر صاحب نے کہا ۔ حضورؑ! چند روز قیام کرنا ہے دل چاہتا ہے روزہ رکھوں ۔ آپؑ نے فرمایا ۔ ''اچھا! ہم آپ کو کشمیری پراٹھے کھلائیں گے ۔'' ہم نے خیال کیا کشمیری پراٹھے خدا جانے کیسے ہونگے ؟ جب سحری کا وقت ہوا اور ہم تہجد و نوافل سے فارغ ہوئے اور کھانا آیا تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود گلابی کمرے میں تشریف لائے (جو کہ مکان کی نچلی منزل میں تھا) حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مکان کی اوپر والی تیسری منزل پر رہا کرتے تھے ۔ ان کی بڑی اہلیہ ...... صاحبہ جن کو مولویانی کہا کرتے تھے کشمیری تھیں اور پراٹھے اچھے پکایا کرتی تھیں ۔ حضورؑ نے یہ پراٹھے ان سے ہمارے واسطے پکوائے تھے ۔ پراٹھے گرما گرم اوپر سے آتے تھے اور حضور علیہ السلام خود لے کر ہمارے آگے رکھتے تھے اور فرماتے تھے ۔ ''اچھی طرح کھاؤ'' ۔ مجھے تو شرم آتی تھی اور ڈاکٹر صاحب بھی شرمسار تھے مگر ہمارے دلوں پر جو اثر حضورؑ کی شفقت اور عنایت کا تھا اس سے روئیں ، روئیں میں خوشی کا لرزہ پیدا ہو رہا تھا..........

جب تک ہم کھاتے رہے حضورؑ کھڑے رہے اور ٹہلتے رہے ۔ ہر چند ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ حضورؑ تشریف رکھیں ۔ میں خود خادمہ سے پراٹھے پکڑ لونگا یا میری بیوی لے لیں گی ۔ مگر حضورؑ نے نہ مانا اور ہماری خاطر تواضع میں لگے رہے ۔ اس کھانے میں عمدہ سالن اور دودھ سویاں وغیرہ کھانے بھی تھے ۔'' (سیرت المہدی حصہ پنجم ص ۲۰۲ ـ ۲۰۳)

سبحان اللہ کیا اخلاق تھے:

حضرت سیٹھی غلام نبی صاحب جب پہلی دفعہ قادیان آئے تو آپ فرماتے ہیں:۔

حضرت صاحب کھڑے تھے ۔ مَیں نے جا کر السلام علیکم عرض کیا ۔ حضرت صاحب نے سلام کا جواب دیا اور مصافحہ کر کے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ ۔ مَیں نے ادب کی خاطر عرض کیا کہ حضور آپ تو کھڑے ہیں اور مَیں چارپائی پر بیٹھ جاؤں ۔ اتنے میں ایک مستری صاحب آ گئے انہوں نے کہا کہ حکم مانو اور جس طرح حضرت صاحب فرماتے ہیں اسی طرح کرو ۔ اس پر مَیں چارپائی پر بیٹھ گیا ۔ حضرت جی نے صندوق کھولا اور مصری نکال کر گلاس میں ڈالی اور پانی ڈال کر قلم سے ہلا کر آپ نے دست مبارک سے یہ شربت کا گلاس مجھے دیا اور فرمایا کہ آپ گرمی میں آئے ہیں یہ شربت پی لیں ۔ لیکن مَیں حیران تھا کہ یا الٰہی ہم نے تو بہت پیر

دیکھے ہیں۔ یہ تو بالکل سادہ انسان ہے۔ کوئی پیروں والا چلن نہیں۔ پھر حکم دیا کہ اب گرمی سخت ہے اس لئے آپ آرام کریں۔ حافظ صاحب نے مجھے گول کمرہ میں چارپائی بچھادی۔ وہاں پر مَیں سویا رہا۔ پھر ظہر کے وقت (بیت الذکر) میں حضرت جی کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ اور اس وقت غالباً ہم تینوں ہی تھے (یعنی مَیں۔ حافظ حامد علی اور حضرت جی) مَیں چند یوم یہاں ٹھہرا۔ اور پھر حضرت جی سے براہین احمدیہ مانگی۔ آپ نے فرمایا کہ ختم ہوچکی ہے۔ مگر ایک جلد ہے جس پر مَیں تصحیح کرتا ہوں۔ اس میں بھی پہلا حصہ نہیں ہے۔ مگر پہلا حصہ تو فقط اشتہار ہے آپ یہی تین حصے لے جائیں۔ وہ کتاب لے کر میں واپس آگیا۔ ان دنوں دارالامان بالکل اجاڑ تھا۔ پھر تھوڑی مدت کے بعد سُنا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے“ مَیں نے عرض کی کہ حضور وہ بادشاہ تو آئیں گے جب آئیں گے۔ آپ مجھ کو تو ایک کپڑا عنایت فرمائیں۔ حضرت صاحب نے اپنا کُرتہ مرحمت فرمایا۔ جو اب تک میرے پاس موجود ہے۔ ان ایام میں مَیں جب کبھی قادیان آتا تو دیکھتا تھا کہ حضرت صاحب مہمانوں سے مل کر کھانا کھاتے تھے اور روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے منہ میں ڈالتے جاتے تھے اور اچھی چیزیں ہم لوگوں کے لئے پکوا کر لاتے اور چائے وغیرہ جو چیز پکتی، عنایت فرماتے اور بڑی محبت اور اخلاق سے پیش آتے۔ جتنی دفعہ باہر تشریف لاتے۔ اس عاجز سے محبت سے گفتگو فرماتے اور فرماتے کہ مَیں نے آپ کے لئے دُعا لازم کردی ہے۔ ایک دفعہ مَیں بمعہ اہل وعیال قادیان آیا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مکان میں رہتا تھا قریباً بارہ بجے رات کا وقت ہوگا کہ کسی نے دستک دی۔ میں جب باہر آیا تو دیکھا کہ حضور ایک ہاتھ میں لوٹا اور گلاس اور ایک ہاتھ میں لیمپ لئے کھڑے ہیں۔ فرمانے لگے کہ کہیں سے دودھ آگیا تھا۔ مَیں نے خیال کیا کہ بھائی صاحب کو بھی دے آؤں۔ سبحان اللہ کیا اخلاق تھے۔

(سیرت المہدی جلد اول جدید ایڈیشن ص ۷۶۹ ـ ۷۷۰)

کھانے کے لئے رات مہمانوں کو جگایا گیا:

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب جب ۱۹۰۷ء میں جلسہ سالانہ کے لئے قادیان تشریف لائے تو ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ایک رات میں نے کھانا نہ کھایا تھا اور اس طرح چند اور مہمان بھی تھے۔ جنہوں نے کھانا نہ کھایا تھا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۔ منتظمین نے حضور کے بتلانے پر مہمانوں کو کھانا کھانے کے لئے جگایا۔ خاکسار نے بھی ان مہمانوں کے ساتھ بوقت قریباً ساڑھے گیارہ بجے لنگر میں جاکر کھانا کھایا۔ اگلے روز خاکسار نے یہ نظارہ دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دن کے قریب دس بجے (بیت المبارک) کے چھوٹے زینے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حضور کے سامنے حضرت مولوی نورالدین خلیفہ اول کھڑے ہوئے تھے۔ اور بعض اور (رفقاء) بھی تھے اس وقت حضور کو جلال کے ساتھ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انتظام کے نقص کی وجہ سے رات کوئی مہمان بھوکے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ الہام کیا۔ ”.......... اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ“

(سیرت المہدی حصہ چہارم ص ۱۳۵)

اپنا لحاف بھی دے دیا:

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی بیان کرتے ہیں:۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے تھے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ عشاء کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے۔ اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے پاس لیٹے تھے۔ اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کی کہ حضور کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا۔ اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔ اور ہمارا کیا ہے رات گذر جائے گی۔ نیچے آ کر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔ وہ شرمندہ ہوا۔ اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں۔ پھر میں مفتی فضل الرحمٰن صاحب یا کسی اور سے ٹھیک یاد نہیں رہا۔ لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا۔ آپ نے فرمایا کسی اور مہمان کو دے دو۔ مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی۔ اور میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا۔ اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو۔ پھر میں لے آیا۔

(رفقاء احمد جلد ۴ ص ۱۱۴)

مہمان کے لئے گورداسپور سے پان منگوایا:

مولوی حسن علی صاحب بھاگل پور صوبہ بہار کے رہنے والے تھے پٹنہ ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے بڑے عابد و زاہد اور صاحب تصنیف انسان تھے۔ ۱۸۸۷ء میں پہلی دفعہ قادیان آئے تو بعد میں اپنے رسالہ ''تائید حق'' میں حضرت اقدس کی مہمان نوازی سے متاثر ہو کر لکھا:

''مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھ کو بہت تعجب سا گزرا ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے سامعین ان کی مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں مجھ کو پان کھانے کی بڑی عادت تھی امرتسر میں تو مجھے پان ملا لیکن بٹالہ میں مجھ کو کہیں پان نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا۔ میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مرزا صاحب سے نہ معلوم کس وقت میری اس بڑی عادت کا تذکرہ کر دیا جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی کو روانہ کیا دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان موجود پایا سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا تھا۔'' (رسالہ ''تائید حق'' ص ۵۶)

مولانا ابوالنصر آہ کے تاثرات:

جناب غلام یاسین صاحب مولانا ابو النصر آہ مولانا ابوالکلام آزاد کے بڑے بھائی تھے۔دیگر مذاہب والوں سے مباحثات میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے لٹریچر سے استفادہ کرتے تھے۔ ۱۹۰۲ء میں آپ نے خواب میں دیکھا کہ وہ اور ان کے بھائی ابو الکلام آزاد قادیان گئے ہیں۔چنانچہ ۲مئی ۱۹۰۵ء میں آپ لاہور سے قادیان آئے قیام قادیان اور حضرت اقدسؑ کی مہمان نوازی کا آپ نے ان الفاظ میں تذکرہ فرمایا:۔

''میں نے اور کیا دیکھا؟ قادیان دیکھا مرزا صاحب سے ملاقات کی مہمان رہا۔مرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکر یہ ادا کرنا چاہئے۔میرے مونہہ میں حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے اور میں شور غذائیں کھانہیں سکتا تھا مرزا صاحب نے (جب کہ دفعۃً گھر سے باہر تشریف لے آئے تھے) دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی.................

مرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ایک اعلیٰ نمونہ ہے کہ اثنائے قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر بایں الفاظ مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا ''ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں۔''(اس وقت کا تبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے) میں جس شوق کو لے کے گیا تھا ساتھ لایا اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔ (بدر ۲۴مئی ۱۹۰۵ء ص۱۰)

ساتھ لے جانے کے واسطے بھی کھانا بھجواتے:

سیرۃ المہدی حصہ دوم میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''ایک دفعہ میں لاہور سے حضور کی ملاقات کے لئے آیا اور وہ سردیوں کے دن تھے اور میرے پاس اوڑھنے کے لئے رضائی وغیرہ نہ تھی میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ حضور رات کو سردی لگنے کا اندیشہ ہے حضور مہربانی فرما کر کوئی کپڑا عنایت فرما دیں حضرت صاحب نے ایک ہلکی رضائی اور ایک دُھسا ارسال فرمایا اور ساتھ ہی پیغام بھجوایا کہ رضائی محمود کی ہے اور دُھسا میرا ہے۔آپ ان میں سے جو پسند کریں وہ رکھ لیں اور چاہیں تو دونوں رکھ لیں۔میں نے رضائی رکھ لی اور دُھسا واپس بھیج دیا۔نیز مفتی صاحب نے بیان کیا کہ جب میں قادیان سے واپس لاہور جایا کرتا تھا حضور اندر سے میرے لئے ساتھ لے جانے کے واسطے کھانا بھجوایا کرتے تھے۔چنانچہ ایک دفعہ جب میں شام کے قریب قادیان سے آنے لگا تو حضرت صاحب نے اندر سے میرے واسطے کھانا منگایا جو خادم کھانا لایا وہ یونہی کھلا کھانا لے آیا حضرت صاحب نے خادم سے فرمایا کہ مفتی صاحب یہ کھانا کس طرح

ساتھ لے کر جائیں گے کوئی رومال بھی تو ساتھ لاتا تھا جس میں کھانا باندھ دیا جاتا اچھا میں انتظام کرتا ہوں اور پھر آپ نے اپنے سر کی پگڑی کا ایک کنارہ پھاڑ کر اس میں وہ کھانا باندھ دیا۔''

(سیرۃ المہدی جلد اول جدید ایڈیشن ۳۹۱-۳۹۲)

''کبھی باہر سے تحفہ کے طور پر کوئی کھانے کی چیز مثلاً آم وغیرہ آجاتے تو خود طشتری میں اُٹھا کر رکھ لیتے اور مہمانوں کی آرام گاہ میں تشریف لے جاتے اور انہیں اپنے ہاتھ سے کھلاتے کبھی ویسے ہی اپنے کسی خادم کے ہاتھ دوستوں کو بھیج دیتے۔غرض کہ مہمان کی خدمت اور خاطر ومدارات کے لئے خدمت گزاروں کی طرح کمر بستہ رہتے ایک دفعہ بڑی رات گئے ایک مہمان آگیا کوئی چارپائی خالی نہ تھی اور سب سورہے تھے حضرت اقدس نے فرمایا ذرا ٹھہریئے میں ابھی انتظام کرتا ہوں۔آپ اندر تشریف لے گئے اور دیر تک واپس تشریف نہ لائے مہمان نے خیال کیا کہ شاید حضرت بھول گئے ہیں اس نے ڈیوڑھی سے جھانکا تو دیکھا کہ ایک صاحب چارپائی بُن رہے ہیں اور حضرت خود مٹی کا دیا لئے کھڑے ہیں چارپائی بُنی گئی اور مہمان کو دی گئی ادھر مہمان صاحب عرق ندامت میں غرق ہورہے تھے کہ میں نے آدھی رات کے وقت حضرت کو اسقدر تکلیف دی اُدھر حضرت اقدس عذر فرمارہے تھے کہ معاف کرنا چارپائی لانے میں دیر ہوگئی''۔ (مجدد اعظم جلد دوم ص ۱۳۱۵،۱۳۱۶)

مہمان کی سبّ وشتم بھی برداشت کی:

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ''۱۳رفروری ۱۹۰۳ء کو ایک ڈاکٹر صاحب لکھنؤ سے تشریف لائے بقول ان کے وہ بغدادی الاصل تھے اور عرصہ سے لکھنؤ میں مقیم تھے ...... انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ سے کچھ سوال وجواب کا سلسلہ شروع کیا۔ان کے بیان میں شوخی،استہزاء اور بے باکی تھی ...... اُس کا طریق بیان بہت کچھ دُکھ دِہ تھا ایسا تکلیف دِہ تھا کہ ہم اسے برداشت نہ کر سکتے تھے مگر حضرت کے حکم کی وجہ سے خاموش تھے لیکن حضرت صاحبزادہ مولانا عبداللطیف صاحب شہید ...... ضبط نہ کر سکے اور اس کی طرف لپک کر بولے کہ یہ حضرت اقدس کا ہی حوصلہ ہے ...... اور قریب تھا کہ دونوں باہم گتھم جاویں۔حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے مخلص اور جانثار وغیور خدام کو روک دیا ...... جب یہ واقعہ پیش آیا تو حضرت نے اپنی جماعت موجودہ کو خطاب کر کے فرمایا:۔

''میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور **سبّ وشتم** تک بھی نوبت پہنچ جاوے تو اس کو گوارہ کرنا چاہئے ...... یہ بھی ہم ان کا احسان سمجھتے ہیں کہ نرمی سے باتیں کریں۔''

''پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ زیارت کرنے والے کا تیرے پر حق ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اگر مہمان کو ذرا سا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے۔''

کتب حضرت مسیح موعودؑ کا تعارف
اور ان کے
مطالعہ کی اہمیت و برکات

﴿محمد محمود طاہر مدیر ماہنامہ انصاراللہ﴾

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار

حضرت مسیح موعود نے اشاعت دین کا سلسلہ شروع فرمایا تو ان طریق کو اختیار فرمایا جو اس دور میں مؤثر اور ضروری تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جس میں صحف کی نشر واشاعت ہو رہی تھی۔ مطبع کی ایجاد نے ایک انقلاب دنیا میں پیدا کیا۔ ایسے میں ہر طرف سے دین حق پر تحریر وتقریر کے ذریعہ یلغار ہونے لگی۔ دین اور بانی دین حق کی شان میں الزامات اور بہتان تراشی کا سلسلہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت دجالی طاقتیں شروع کئے ہوئے تھیں۔ ان حالات میں ضرورت تھی کہ کوئی مرد میدان قلمی جہاد میں آتا اور حقائق ومعارف اور دلائل قاطعہ وساطعہ سے مخالفین دین کو زیر کر دیتا۔

اشاعت دین کی ایک شاخ:

دین حق کے بطل جلیل حضرت مسیح موعودؑ نے اشاعت دین کو منظم شکل میں شروع فرمایا تو اس کی پہلی شاخ سلسلہ تالیف کتب کو قرار دیا۔ آپ فرماتے ہیں:

> ”اس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (دین حق) کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف وتصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف وحقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیئے گئے“۔ (روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۱۔۱۲)

اس تحریر سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی کتب وتحریرات کی کس قدر اہمیت ہے۔ اوّل یہ کہ اشاعت دین کی پہلی شاخ قرار دی اور دوسری شاخ سلسلہ اشتہارات کو قرار دیا یہ بھی قلمی جہاد کا ایک طریق تھا اور چوتھی شاخ مکتوبات کو شمار فرمایا۔ ان تحریرات کی جو قدرو قیمت اور اہمیت ہے وہ مندرجہ بالا تحریر سے عیاں ہے کہ یہ حقائق ومعارف انسان کی طاقت سے نہیں بیان ہوئے بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کئے گئے ہیں۔

تائید ربانی سے لکھی ہوئی تحریریں:

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی معرکۃ الآراء تصنیف ازالہ اوہام میں اپنے کلمات کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں **تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں** اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ **میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے**''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد۳ ص۴۰۳)

اپنے کلمات وتحریرات میں ربانی تائید کی شمولیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں:۔

''میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے''۔

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۴۳۴)

کتب نہ پڑھنا ایک قسم کا تکبر:

اپنی کتب کے مطالعہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ''۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۴۰۳)

اپنی کتب کو کم ازکم تین بار پڑھنے کا ارشاد ایک روایت میں ان الفاظ میں ملتا ہے:

''جو شخص ہماری کتابوں کو کم ازکم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے''

پھر فرماتے ہیں:۔ (سیرۃ المہدی جلد اول حصہ دوم ص ۳۶۵)

''سب دوستوں کے لئے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم ازکم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں کیونکہ **علم ایک طاقت** ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے''۔ (ملفوظات جلد۴ ص۳۶۱)

حضور اقدس نے مختلف اوقات میں اپنی بعض کتب مثلاً براھین احمدیہ، تذکرۃ الشہادتین، کشتی نوح، ازالہ اوہام اور حقیقۃ الوحی کے نام لے کر ان کے بغور مطالعہ کرنے کی تلقین بھی فرمائی۔

نزول ملائکہ کا ذریعہ:

حضرت مسیح موعود کی کتب نزول ملائکہ کا بھی ذریعہ ہیں کیونکہ یہ تحریرات خاص تائید الٰہی سے تحریر کی گئی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنے والے بھی برکات و تائید الٰہی کے وارث بنیں گے حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں:

''جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہونگے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔ براھین احمدیہ خاص فیضان الٰہی کے ماتحت مکمل کی گئی ہے۔ اس کے متعلق میں نے دیکھا ہے کہ جب کبھی بھی اس کو لے کر پڑھنے کے لئے بیٹھا ہوں دس صفحے نہیں پڑھ سکا کیونکہ اس قدر نئی نئی باتیں اور معرفت کے نکتے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دماغ انہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے''۔ (ملائکۃ اللہ، انوار العلوم جلد۵ ص۵۶۰)

ہر احمدی گھرانہ میں کتب موجود ہوں:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے حضور اقدس کی کتب خریدنے اور پھر ان کے مطالعہ کی ترتیب بھی بتائی کہ پہلے آخری زمانہ کی کتب پڑھیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''ہر احمدی گھرانہ میں کتب حضرت مسیح موعود موجود ہوں اور زیر مطالعہ ہوں اور انہیں بچوں کو پڑھانے کا انتظام ہو......... احباب ہر تین ماہ میں کم ازکم حضرت مسیح موعود کی ایک کتاب ضرور خرید لیا کریں اور خریدنے کی ترتیب یہ رکھیں کہ حضور نے جو آخری کتاب تصنیف فرمائی اسے پہلے خرید کر پڑھیں اور پھر اس سے قبل کی کتب علی الترتیب خریدتے چلے جائیں کیونکہ آخری دور کی کتب حضور نے عوام کو مخاطب کر کے نہایت عام فہم اور آسان زبان میں تصنیف فرمائیں جب کہ ابتدائی زمانہ کی کتب علماء کو مخاطب کر کے لکھی گئیں جن کی وجہ سے وہ بہت گہری اور دقیق ہیں لیکن بہر حال وہ بے شمار اور نہایت لطیف اور پر معارف نکات پر مشتمل ہیں''۔ (الفضل ۲۹/اکتوبر ۱۹۷۷)

بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں:

روحانی خزائن کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن ۲۰۰۸ء کی اشاعت کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے پیغام میں فرماتے ہیں:۔

''یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح (۔) کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تا کہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی۔اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرے میں امن و سلامتی کے دیئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔''

حضور اقدسؑ کی کتب کے مختصر کوائف

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اس وقت ہمارے پاس کتب، ملفوظات، اشتہارات، مکتوبات اور تفسیر القرآن کی صورت میں مطبوعہ موجود ہیں۔ان کے بارہ میں مختصر معلومات اور کوائف حسب ذیل ہیں:

روحانی خزائن:

حضرت اقدس کی کتب کے مجموعہ کا نام **''روحانی خزائن''** ہے۔روحانی خزائن ۲۳ جلدوں پر مشتمل ہے۔۲۳ جلدوں پر مشتمل سیٹ میں تمام کتب کے کل صفحات کی تعداد گیارہ ہزار سے زائد ہے۔موجودہ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن میں چند مزید تحریرات بھی روحانی خزائن میں شامل کی گئی ہیں۔کل کتب کی تعداد ۹۰ کے قریب بنتی ہے۔حضور اقدس کی کتب زیادہ تر اُردو زبان میں ہیں لیکن فصیح عربی کا آپ کو اعجازی نشان دیا گیا۔چنانچہ آپ نے فصیح و بلیغ عربی میں ڈیڑھ درجن کے قریب معرکۃ الآراء کتب تصنیف فرمائی ہیں۔فارسی زبان میں آپ نے منظوم کلام بھی کہا ہے جو درثمین فارسی کے نام سے طبع شدہ ہے۔اسی طرح آپ کا اُردو منظوم کلام درثمین کے نام سے اور عربی منظوم کلام القصائد الاحمدیہ کے نام سے شائع شدہ ہے۔آپ کا منظوم کلام اعلیٰ پایہ کا عارفانہ کلام ہے جس میں حمد و نعت بھی ہے اور اخلاق تعلیمات بھی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود:

حضرت مسیح موعود کی تقاریر اور روزمرہ کے کلمات طیبات کو ملفوظات کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔بیشتر ملفوظات

ہمیں اخبار الحکم اور البدر کی مرہون منت ملے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ملفوظات شائع کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ حضور اقدس کے پاکیزہ کلمات اور تاریخ احمدیت کے ماخذ کو ہمارے لئے محفوظ کیا۔ ملفوظات پہلے دس جلدوں میں شائع کی گئیں تھیں لیکن موجودہ ایڈیشن پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔

مجموعہ اشتہارات:

حضرت مسیح موعود نے دینی مہمات کے لئے کتب کے علاوہ اشتہارات شائع کرنے کا بھی سلسلہ جاری فرمایا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اشاعت دین کی دوسری شاخ اشتہارات کے سلسلہ کو قرار دیا۔ (روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۴)

ان اشتہارات میں آپ کے دعاوی اور ان کے دلائل، مخالفین کو چیلنجز اور مختلف تحریکات فرمائیں۔ یہ اشتہارات جہاں علمی خزانہ ہیں وہاں تاریخ احمدیت کا ایک اہم باب ہیں۔ ان اشتہارات کو افادہ عام کے لئے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں شائع کیا گیا۔ اب یہ **مجموعہ اشتہارات** کے نام سے تین جلدوں میں شائع شدہ ہیں۔ جلد اوّل 1878 تا 1893 جلد دوم 1894 تا 1897 جبکہ جلد سوم 1898 تا 1908ء کے اشتہارات پر مشتمل ہے۔

مکتوبات احمدیہ:

اشتہارات کے ساتھ ساتھ حضور اقدس نے خطوط لکھنے کا بھی سلسلہ جاری رکھا ہوا تھا حضور نے سلسلہ مکتوبات کو اشاعت دین کی چوتھی شاخ قرار دیا ہے۔ ان خطوط میں قیمتی معلومات اور مسائل سے عقدہ کشائی ہوتی ہے۔ حضور اقدس کے خطوط کو مکتوبات احمدیہ کے نام شائع کیا گیا ہے۔ مکتوبات احمدیہ کی جلدوں کی تعداد سات ہے۔

تفسیر حضرت مسیح موعود:

حضرت مسیح موعود کی جملہ تحریرات وتقاریر میں جا بجا قرآن کریم کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ حضور نے تفسیر قرآن کے اصول بھی بیان فرمائے۔ تفسیر قرآن کا اعجازی نشان آپ کو عطا کیا گیا اور آپ نے تفسیر قرآن کا دوسروں کو چیلنج بھی دیا لیکن آپ کے مقابلہ کے لئے کوئی نہ آیا۔ حضرت مسیح موعود کی تفسیر قرآن کا مجموعہ علیحدہ سے بھی مرتب کر دیا گیا ہے جو تفسیر مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اس کا موجودہ ایڈیشن چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ جلد اول سورۃ فاتحہ تا سورۃ آل عمران، جلد دوم سورۃ النساء تا بنی اسرائیل، جلد سوم سورۃ الکہف تا سورۃ الفتح جبکہ جلد چہارم سورۃ الحجرات سے سورۃ الناس کی تفسیر پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی کتب، ملفوظات، مکتوبات اشتہارات اور تفسیر قرآن کا مطالعہ اور انکے مطالب سمجھنے کی توفیق دے اور ان علمی روحانی خزائن سے ہر آن استفادہ کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور اپنی اولاد میں بھی ان خزائن کو بانٹنے کی توفیق دے۔ **آمین**

جامعہ احمدیہ جرمنی کی عمارت کا سنگ بنیاد

مورخہ ۱۵ر دسمبر ۲۰۰۹ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کے شہر Riedstadat میں جامعہ احمدیہ جرمنی کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ Riedstadat شہر ایک تاریخی شہر ہے۔ اس کی آبادی 25 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور یہ ضلع گروس گیراؤ میں رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا شہر ہے۔ بیت السبوح فرینکفرٹ سے اس کا فاصلہ 57 کلومیٹر ہے۔ اس شہر میں جماعت کا تعارف 1985ء میں ہوا۔ جب بعض احمدی خاندان یہاں آباد ہوئے۔ ستمبر 1987ء میں یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہاں کی مقامی جماعت کو بیت العزیز کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس بیت کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30؍اگست 2009ء کو فرمایا۔

گیارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور شہر Riedstadat کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد بیت العزیز تشریف آوری ہوئی۔ جہاں طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی اور مقامی جماعتوں کے احباب جماعت مرد و خواتین نے ایک بڑی تعداد میں جمع ہو کر حضور انور کا پُر تپاک استقبال کیا۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب کے لئے مرد اور عورتوں کے لئے علیحدہ مارکیز لگائی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں تلاوت کے ساتھ تقریب کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے تعارفی تقریر کی۔

انہوں نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ یہ حضور کی دعائیں اور راہنمائی ہی تھی کہ ہم آج اس مبارک دن تک پہنچے ہیں۔ اس عظیم ادارے کی بنیاد حضرت مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ نے اس وقت رکھی جب آپ کے دو رفقاء اور جماعت کے دو عظیم الشان علماء حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کی وفات ہوئی۔ حضرت مسیح موعود نے اس وقت ایک ایسے ادارے کی ضرورت محسوس کی جو آنے والے وقتوں میں جماعت کے لئے جید علماء پیدا کر سکے۔ گزشتہ سو سالوں میں اس ادارے نے سینکڑوں ایسے علماء تیار کئے جنہوں نے اکناف عالم میں جماعت کی اشاعت کی اور اس کا محبت کا پیغام پھیلایا۔ امیر صاحب نے بتایا کہ نومبر 2007ء کو ایک جماعتی وفد یہاں کے میئر سے ملا۔ میئر نے نہ صرف بخوشی اس منصوبے کی منظوری عنایت کی بلکہ بعد میں کئی

مواقع پر اس سلسلے میں ہماری مدد کی۔ یہ جگہ 2008ء میں خریدی گئی اور یکم مئی 2009ء میں اس کا قبضہ ملا۔ امیر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اس منصوبے کو بابرکت کرے اور ہمیں اسے مکمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور اس راہ میں آنے والی مشکلات کو اپنی جناب سے دور فرمائے۔

کمشنر گروس گیراؤ کا ایڈریس:

امیر صاحب کی اس تعارفی تقریر کے بعد Mr. Thomas Will کمشنر ضلع گروس گیراؤ و مقامی پارلیمانی ممبر نے اپنا ایڈریس پیش کیا موصوف نے کہا:۔

میں نے پچھلے دنوں ایک حکایت پڑھی جس کا مطلب تھا کہ ہر روز ایک نئے آغاز کی مانند ہوتا ہے۔ میں اس فقرے کو مکمل کرنا چاہتا ہوں کہ بعض دن ایسے ہوتے ہیں جن سے ایک بہت خاص بات کا آغاز ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے تاریخ کے ایک نئے باب کا آغاز ہے بلکہ Riedstadat شہر کے لئے بھی ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ اس سے پہلے ہمارے شہر میں کوئی مذہبی جامعہ موجود نہیں۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے ہمارے علاقے میں یہ قدم اٹھایا ہے۔ میں آپ سب کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہنا چاہتا ہوں اور آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ آپ نے ایک بہت اچھے اور موزوں علاقے کا انتخاب کیا ہے۔ کیونکہ ہمارا شہر Riedstadat اور اس سے ملحقہ تمام علاقوں کا مطمح نظر رواداری اور فراخدلی ہے۔ قریباً سو سے زائد قومیتوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہمارے شہر میں رہتے ہیں جن میں جنگ کے بعد ہجرت کرنے والے اور دوسرے لوگ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی مواقع ایسے آئے کہ لوگوں نے اس علاقے کا رخ کیا۔ موصوف نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے کہا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ امن و آشتی کا ماحول آپ کو اپنے جامعہ کے لئے نہایت عمدگی سے مدد دے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ادارہ تا دیر امن و آشتی اور محبت کی فضا بلند کرتا رہے۔

میئر کا ایڈریس

اس کے بعد شہر Riedstadat کے میئر Mr. Gerald Kummer نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ میئر موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ:

آپ جیسا مقدس وجود میرے لئے اور اس شہر کے لئے باعث صد افتخار ہے کہ حضور ہمارے شہر میں تشریف لائے ہیں۔ 19 ویں صدی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ مذہب اور دین دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ میں نے سوچا کہ کیا ایک میئر کے لئے یہ بات درست ہے کہ ایک مذہبی ادارے کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شریک ہو؟ اس کا جواب مجھے ہاں میں دینا پڑا کیونکہ یہ بات

آئین کا حصہ ہے کہ ہم سب مل کر دینی رواداری کے لئے کوشش کریں۔ مذہبی آزادی ایک اہم موضوع ہے۔ اس لئے بیت بنانے میں بھی ہم نے آپ کی بھرپور مدد کی۔ بطور میئر میں نے بھی اس میں اپنا حصہ ڈالا اور مزید ڈالنا چاہتا ہوں۔ آپ کا موٹو ہے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم سب کو بتائیں کہ دینِ حق ایک نہایت امن پسند مذہب ہے۔ میئر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ تقریر کرنا کافی نہیں ہوتا بلکہ عمل کرنا بھی ضروری ہے اور دراصل اس ادارے کی تعمیر ایک خاص عمل ہے۔ جس سے معاشرے میں رواداری پیدا کرنے میں مدد حاصل ہوگی۔ اس شہر میں George Buchner جیسا عظیم رائٹر پیدا ہوا۔ اس کا بھی یہی نظریہ تھا کہ حقیقی امن صرف تب ممکن ہے جب ہم ہر ایک کو اس کا وہ حق دیں جو ہر ایک انسان کا بنیادی حق ہوتا ہے۔

ان دونوں ایڈریسز کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب بارہ بجکر پینتالیس منٹ پر شروع ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

الحمدللہ کہ آج اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ جرمنی کو یہ توفیق عطا فرما رہا ہے کہ جامعات احمدیہ کے اجراء کا جو سلسلہ دنیا میں شروع ہوا ہے اس میں گو کہ جماعت جرمنی گزشتہ سال شامل ہو چکی ہے۔ لیکن عمارت بنانے کی توفیق اس کو اس سال مل رہی ہے اور آج انشاء اللہ اس کی بنیاد رکھی جائے گی۔

امیر صاحب نے اپنی تقریر میں مختصر تقریر میں جامعہ کے قیام کے مقصد کو کہ کیوں حضرت مسیح موعود کو فکر پیدا ہوئی اور یہ خیال پیدا ہوا کہ ہمیں علماء تیار کرنے چاہئیں۔ اس کے لئے مدرسہ اور جامعہ کا قیام عمل میں آیا۔ یہ وہ مقاصد ہیں جو ہمارے جامعہ کے طلباء اپنے ذہن میں رکھتے ہیں کن دو بزرگوں کے بعد جامعہ احمدیہ قائم کیا گیا جن کا نام حضرت مسیح موعود نے لیا۔ حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحب اور حضرت مولانا عبدالکریم صاحب اس بات کو تو بہرحال جب جامعہ احمدیہ کا افتتاح ہوا ہے اس وقت میں نے طلباء کو کہا تھا کہ اپنے سامنے رکھیں۔ یہ وہ دور ہے جس میں علم کا بھی معیار قائم کیا گیا ان دو بزرگوں کی طرف سے اور وفا اور اخلاص اور تکلیفیں برداشت کرنے کا بھی ایک معیار قائم کیا گیا ان دو بزرگوں کی طرف سے اس وقت تفصیل میں جانے کا وقت نہیں ان دونوں کے آپ واقعات پڑھیں تو آپ کو پتہ لگ جائے گا۔

اب میں آتا ہوں اس شہر کی دو اہم شخصیات جو یہاں تشریف لائیں۔ ان میں سے ایک کمشنر صاحب Mr. Will اور دوسرے میئر ہیں اس علاقے کے Mr. Kummer۔ ان کا میں شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے نہ صرف یہاں ہمیں جامعہ کی تعمیر کی اجازت دی بلکہ آج کے اس دن اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے بھی تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔

امیر صاحب نے بھی ذکر کیا اور انہوں نے بھی مختصر اپنی تقریر میں ذکر کیا کہ طلباء جامعہ احمدیہ حضرت مسیح موعود کے پیغام کو آگے پہنچانے والے ہوں اور انہوں نے (یہ شاید کمشنر صاحب نے ذکر کیا) کہ جامعہ احمدیہ اس علاقے میں ایک دینی مدرسہ جو قائم ہو رہا ہے۔ آپ کو آزادی سے اپنی دینی تعلیم حاصل کرنے اور اس ماحول میں رہنے کا موقع اس جگہ میسر آئے گا۔ لیکن ایک بات میں واضح کرنا چاہتا ہوں تلاوت کے حوالے سے بھی۔ تلاوت جو کی گئی ہے، اس میں دو باتیں جو بیان کی گئیں یا سامنے رکھی گئیں بڑی اہم باتیں ہیں کہ ہمارے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے اکٹھا کر دیا نہیں تو تم لوگ آگ کے گڑھے میں گرنے والے تھے اور تمہیں ہدایت کی طرف راہنمائی کی اور تم لوگ وہ ہو جو بھلائی کی طرف بلانے والے ہو۔ خیر کی طرف بلانے والے ہو اور نیکیوں کا حکم دینے والے ہو اور برائیوں سے روکنے والے ہو اور یہی لوگ ہیں جو فلاح چاہتے ہیں۔ یہ تو ایک چیز ہے جو اپنے اندر بھی آپ نے رائج کرنی ہے۔ آپس میں محبت و پیار پیدا کرنا یہ ہر احمدی کا فرض ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اس نے دینی تعلیم حاصل کی کہ نہیں۔ ہر احمدی جو کسی بھی جگہ رہتا ہے وہ آپس میں محبت اور پیار کو فروغ دینے والا اور بھلائی کی طرف بلانے والا ہے اور بھلائی کی تلقین کرنے والا ہے اور ہونا چاہئے۔ لیکن طلباء جامعہ احمدیہ جو ہیں، خاص طور پر اس بات کی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ اس بات کی تعلیم ان کو دی جاتی ہے کہ جو دینی علم انہوں نے حاصل کیا ہے اس کو صرف علم کی حد تک اپنے دماغ میں نہ رکھیں بلکہ جو قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود کے کلام کا علم حاصل کریں، اس کو پھر حقیقی رنگ میں بھلائیوں کے پھیلانے اور آپس میں محبت اور بھائی چارے کی تلقین کرنے کے لئے استعمال میں لائیں اور وہ اسی وقت ہوگا جب خود بھی وہ اس پر عمل کرتے رہے ہوں گے۔ یہ تو ہے ایک اندرونی تربیت جو عام طور پر ہر احمدی اور خاص طور پر جامعہ احمدیہ کے طلباء کا فرض ہے۔

دوسری بات اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتائی کہ تم وہ امت ہو، خیر امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کے لئے نکالی گئی ہے۔ ایک دوسری جگہ بیان فرمایا اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ دو کام ہیں اہم، جو دینی جماعت کے کرنے والے ہوتے ہیں۔ ایک آپس میں محبت اور پیار کی فضا پیدا کرنا، نیکیوں کی تلقین کرنا اور اپنے ماحول میں حسن سلوک سے رہنا۔

دوسرے علاوہ جماعت کے اپنے معاشرے میں اس کو لاگو کرنا۔ پھر یہ ہے کہ اس پیغام کو دوسروں تک پہنچانا جو کہ بھلائی کا پیغام

ہے اسے ہم نے حاصل کیا ہے، سیکھا ہے اس علم کو اور اب ہم آپ تک پہنچا رہے ہیں۔ تو یہ دو مقصد ہیں جو جامعہ احمدیہ کے طلباء کو اپنے سامنے رکھنے چاہئیں اور اس بات کو ثابت کرنا ہے۔ آپ نے اس علاقے کے لوگوں کو، جیسا کہ میئر صاحب نے بھی حسن ظن رکھا ہے اور کمشنر صاحب نے بھی کہ یہ دو کام ہیں جو ہم نے کرنے ہیں۔ آپس میں ہم اس طرح رہیں گے تب یہ احساس نہیں ہوگا۔ کیونکہ اداروں میں، سکولوں میں، انسٹیٹیوشنز میں نوجوانوں میں بعض دفعہ ایسی باتیں ہو جاتی ہیں جو معاشرے کے ماحول میں بدمزگی پیدا کرتی ہیں۔ آپس میں لڑائیاں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن یہاں آپ لوگ وہ لوگ ہیں، وہ کریم ہیں جماعت احمدیہ کی یا آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ کریم بنیں جماعت احمدیہ کی، وہ معیار حاصل کرنے والے بنیں جن کا ان چیزوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔ پیار اور محبت اور جب آپ سڑکوں پر جا رہے ہوں، ظاہر ہے سارا دن آپ نے ہر وقت آپ نے جامعہ کے اندر نہیں رہنا، باہر بھی جائیں گے، بازار میں بھی جائیں گے، گلیوں میں بھی پھریں گے، سڑکوں پہ بھی پھریں گے ایک دوسرے سے اردگرد کے ماحول میں آپ کا رابطہ بھی ہوگا۔ وہاں ہر ایک پہ یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ہم وہ لوگ ہیں جو بھلائی پھیلانے والے اور آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے لوگ ہیں۔ آپس میں جا رہے ہوں تو پتہ لگے اس علاقے کے لوگوں کو، جس طرح انہوں نے کہا کہ سو سے زیادہ قومیتوں کے لوگ یہاں رہتے ہیں۔ مختلف قسم کے لوگ یہاں رہتے ہیں۔ ان کو یہ احساس ہو کہ یہ لوگ جو آئے ہیں اس علاقے میں نئے طلباء جامعہ احمدیہ، گو کہ احمدی یہاں پہلے سے موجود ہیں۔ لیکن یہ طلباء اس ادارے میں پڑھنے کے لئے آئے ہیں جو جماعت احمدیہ نے قائم کیا ہے، اس کا مقصد (دین) کی تعلیم کو ان طلباء میں داخل کرکے، اس کے نور سے بھر کے پھر اس کو آگے پھیلانا ہے۔ ان لوگوں کے اپنے کردار جو ہیں ایسے اعلیٰ ہیں کہ ان کو دیکھ کر ہمیں جو شہر کے رہنے والے دوسرے لوگ ہیں ان کو بھی نمونہ حاصل کرنا چاہئے۔ یہ نوجوان لڑکے جو اٹھارہ انیس سال سے بیس بائیس سال تک کی عمر کے ہیں۔ یہ ایسے وجود ہیں، ایسے لوگ ہیں جن میں سے پیار اور محبت اور بھائی چارہ ٹپک رہا ہے۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ غیروں کے لئے بھی۔ نہ صرف ان کو نکالا گیا ہے اپنی بھلائی کے لئے بلکہ اُخرجت للناس کہا گیا ہے۔ تمہیں لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ احساس ہو جائے اس معاشرے میں، اس علاقے میں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو حقیقت میں معاشرے کی بھلائی کے لئے، انسانیت کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور جب یہ احساس پیدا ہوگا تبھی آپ لوگ جنہوں نے وقف کیا ہے، اس بات کے لئے وقف کیا ہے کہ جامعہ میں تعلیم حاصل کریں، تربیت کا کام انجام دے سکتے ہیں۔ محبت اور بھائی چارے کی فضا بھی پیدا کر سکتے ہیں اور جو سب سے اہم کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا پیغام دنیا میں پہنچانا اس کو بھی سرانجام دے سکیں گے۔ (-) کا کام بھی انجام دے سکیں گے۔

دو کام جو جامعہ کے طلباء کو خاص طور پر مدنظر رکھنے چاہئیں۔ عمومی طور پر ہر احمدی کو اور خاص طور پر جامعہ کے طلباء کو ایک تربیت، دوسرے (-) اور وہ اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب خود اپنی تربیت ٹھیک ہوگی اور جب خود اپنے اوپر وہ تعلیم لاگو کریں۔ جس کو دیکھ کر دوسروں کو بھی آپ کی طرف توجہ پیدا ہوگی اور آپ کے لئے (-) کے راستے آسان ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ جامعہ جس کی آج بنیاد رکھی جائے گی۔ اس کی تعمیر بھی جلد ہو اور آپ لوگوں کو یہاں آ کر پڑھنے اور اس ماحول میں (-) کا نور پھیلانے کی توفیق عطا ہو''۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز **جامعہ احمدیہ کے سنگ بنیاد** کے لئے تشریف لے گئے۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کی تعمیر کے لئے بیت العزیز کے ساتھ والا قطعہ زمین حاصل کیا گیا ہے۔ پلاٹ کا کل رقبہ 6500 مربع میٹر ہے جس میں سے قریباً 1253 مربع میٹر پر جامعہ کی عمارت تعمیر ہوگی اور اس کے علاوہ 28 کمروں پر مشتمل تین منزلہ ہوسٹل تعمیر کیا جائے گا۔ جس میں سو سے زائد طلباء کے لئے رہائش کی گنجائش ہوگی اور اساتذہ کے لئے دو رہائشی مکان بھی تعمیر کئے جائیں گے۔ جامعہ میں سات کلاس روم، ایک ہال، لائبریری، لینگویج لیب، ریسرچ اینڈ کمپیوٹر روم، سٹاف روم اور ایک کینٹین وغیرہ بھی تعمیر کئے جائیں گے۔ جامعہ کے یہ نقشہ جات اور ڈرائنگز بڑے بورڈ پر آویزاں کئے گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ نقشہ جات ملاحظہ فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ جرمنی کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں دیگر جماعتی عہدیداران اور احباب کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں اس موقعہ پر شامل ہونے والے تمام مہمان حضرات اور احباب جماعت کے لئے بڑے وسیع پیمانہ پر ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور احباب کے ساتھ پچیس منٹ تک تشریف فرما رہے اور چائے نوش فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور پھر ناصر باغ کے لئے روانہ ہو گئے۔ (روزنامہ الفضل ۲ رجنوری ۲۰۱۰ء)

سابق مدیر کے اعزاز میں الوداعی تقریب

سابق مدیر ماہنامہ انصاراللہ مکرم نصیر احمد انجم صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب مورخہ ۲۸؍جنوری ۲۰۱۰ء کو سرائے ناصر نمبر ۱ میں بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ عبدالمنان کوثر صاحب نے کی جس کے بعد مکرم محمد محمود طاہر صاحب مدیر ماہنامہ انصاراللہ نے سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے سابق مدیر کی خدمات کا تذکرہ کیا۔ آپ کو اللہ کے فضل سے سال 2007ء سے 2009ء تک ادارتی فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی۔ اس دوران سابق صدر مجلس انصاراللہ کی خصوصی توجہ سے ماہنامہ انصاراللہ کے خصوصی نمبرز بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت مصلح موعود کے بارہ میں شائع ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی مقبول خدمت کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔ اس کے بعد مکرم نصیر احمد انجم صاحب نے جوابی کلمات میں تقریب کے انعقاد پر نیز نائب مدیران وعملہ دفتر کا ان سے تعاون کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ آخر پر محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے دعا کروائی جس کے بعد حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ تقریب میں محترم صدر مجلس، نائب صدور صاحبان، ممبران اشاعت کمیٹی، قائد صاحب عمومی، ایڈیٹر صاحب الفضل، نائب مدیران کرام اور عملہ ماہنامہ انصاراللہ نے شرکت کی۔

ماہنامہ انصاراللہ کی توسیع اشاعت

جو انصار ابھی تک ماہنامہ **"انصاراللہ"** کے خریدار نہیں بنے ان سے درخواست ہے کہ صرف ایک سو پچاس روپے بھجوا کر سال بھر کے لئے ماہنامہ انصاراللہ ایسے بلند پایہ رسالہ کی خریداری قبول فرمائیے۔ صاحب قلم انصار سے درخواست ہے کہ اپنے قیمتی مضامین بھجوا کر قارئین کی دعاؤں کے مستحق ہوں۔

مینیجر ماہنامہ انصاراللہ

نصاب مرکزی امتحانات ۲۰۱۰ء

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

نصاب سہ ماہی اول (جنوری تا مارچ ۲۰۱۰ء)

قرآن کریم پارہ: 9 نصف اوّل

''حقیقۃ الوحی'' (از حضرت مسیح موعودؑ، روحانی خزائن جلد نمبر 22)

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کی طرف سے ہونے والے امتحان میں شرکت)

نصاب سہ ماہی دوم (اپریل تا جون ۲۰۱۰ء

قرآن کریم پارہ: 9 نصف آخر

''نور القرآن نمبر 1'' (از حضرت مسیح موعودؑ، روحانی خزائن جلد نمبر 9)

''فضائل القرآن نمبر 3'' (از حضرت مصلح موعود، انوار العلوم جلد نمبر 11)

نصاب سہ ماہی سوم (جولائی تا ستمبر ۲۰۱۰ء)

قرآن کریم پارہ: 10 نصف اوّل

''نور القرآن نمبر 2'' (از حضرت مسیح موعودؑ، روحانی خزائن جلد نمبر 9)

''فضائل القرآن نمبر 4'' (از حضرت مصلح موعود، انوار العلوم جلد نمبر 12)

نصاب سہ ماہی چہارم (اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۰ء)

قرآن کریم پارہ: 10 نصف آخر

''گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے؟'' (از حضرت مسیح موعودؑ)

''انقلاب حقیقی'' (از حضرت مصلح موعود، انوار العلوم جلد نمبر 15)

سالانہ علمی ریلی 2010ء
نصاب علمی مقابلہ جات

سالانہ علمی ریلی انشاء اللہ 5، 6، 7 نومبر 2010ء کو منعقد ہوگی۔ جس کا نصاب درج ذیل ہوگا:

نصاب تلاوت قرآن کریم:

ا۔ **معیارِ خاص:** اس میں قاری حضرات اور حفاظ کرام حصہ لیں گے۔

نصاب: 1-سورۃ الفتح **پارہ نمبر 26 رکوع نمبر 11** لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا

2-سورۃ المنافقون **پارہ نمبر 28 رکوع نمبر 13** يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ

ب۔ **معیارِ عام:** اس معیار میں قاری اور حفاظ کرام شرکت نہیں کریں گے دیگر انصار خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت کے مقابلہ میں حصہ لیں گے۔

نصاب: 1-سورۃ ق پارہ نمبر 26 پہلی 6 آیات 2-سورۃ المزمل پارہ نمبر 29 پہلی 9 آیات

حفظ قرآن: قرآن کریم کا پارہ نمبر 28 نصف اول

نظم خوانی: درثمین، کلام محمود اور کلام طاہر کی درج ذیل نظموں میں سے تین اشعار خوش الحانی سے پڑھنے ہوں گے۔

درثمین: نظم 1۔ عنوان **"نصرت الٰہی"**

ع خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

نظم 2۔ عنوان **"اتمام حجت"**

ع نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا

کلام محمود: نظم 1۔ ع دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو

نظم 2۔ ع ذکر خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا

کلام طاہر: نظم 1۔ عنوان **"پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں"**

ع آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اپنی

نظم 2۔ عنوان **"ہو تمہی کل کے قافلہ سالار"**

ع وقت کم ہے بہت ہے کام - چلو، ملگجی ہو رہی ہے شام - چلو

مقابلہ بیت بازی:

مقابلہ بیت بازی بین الاضلاع ہوگا اور ہر ضلع سے دو ممبران پر مشتمل ٹیم حصہ لے سکے گی۔

نصاب: (1) دُرِّ ثمین (2) کلامِ محمود (3) کلامِ طاہر (4) دُرِّ عدن

تقریر معیارِ خاص (اُردو): ہر علاقہ سے ایک مقرر حصہ لے سکے گا اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل عناوین پر 8 سے 10 منٹ تقریر کرنا ہوگی۔ناظم صاحب علاقہ دوران سال بین الاضلاع مقابلہ منعقد کروا کر ایک مقرر کا انتخاب کر کے مرکز کو اطلاع کریں گے۔

علاقہ کراچی: آنحضرتؐ بحیثیت داعی الی اللہ **علاقہ سکھر:** آنحضرتؐ کا عفو و درگزر

علاقہ سرحد: آنحضرتؐ کا توکل الی اللہ **علاقہ میر پور خاص:** آنحضرتؐ کا ایفائے عہد

علاقہ فیصل آباد: آنحضرتؐ کی مخلوق خدا سے محبت **علاقہ راولپنڈی:** آنحضرتؐ کی محبت الٰہی

علاقہ لاہور: آنحضرتؐ کی اہلی زندگی **علاقہ ملتان:** آنحضرتؐ کی عاجزی و انکساری

علاقہ گوجرانوالہ: آنحضرتؐ کی سادہ زندگی **علاقہ سرگودھا:** آنحضرتؐ کا اندازِ تربیت

علاقہ ڈیرہ غازیخان: آنحضرتؐ کا دشمنوں سے حسنِ سلوک **علاقہ بہاولپور:** آنحضرتؐ کا صبر و استقامت

علاقہ ربوہ: آنحضرتؐ کا عدل وانصاف **علاقہ آزاد کشمیر:** آنحضرتؐ کے عورتوں پر احسانات

فی البدیہہ تقریری مقابلہ (اُردو): عنوان مقابلے کے وقت دیئے جائیں گے۔تقریر کا وقت 2 تا 3 منٹ ہوگا۔

تحریری امتحان مطالعہ کتب: درج ذیل کتب نصاب میں ہوں گی۔

(1) ''**حقیقۃ الوحی**'' (از حضرت مسیح موعودؑ، روحانی خزائن جلد 22) (2) ''**نور القرآن نمبر 1**'' (از حضرت مسیح موعودؑ، روحانی خزائن جلد نمبر 9)

(3) ''**نور القرآن نمبر 2**'' (از حضرت مسیح موعودؑ، روحانی خزائن جلد نمبر 9) (4) ''**گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے؟**'' (از حضرت مسیح موعودؑ)

(5) ''**فضائل القرآن نمبر 3**'' (از حضرت مصلح موعود، انوار العلوم جلد نمبر 11) (6) ''**فضائل القرآن نمبر 4**'' (از حضرت مصلح موعود، انوار العلوم جلد نمبر 12)

(7) ”**انقلاب حقیقی**“ (از حضرت مصلح موعود، انوار العلوم جلد نمبر 15)

امتحان مطالعہ کتب برائے عہدیداران انصار اللہ: اس مقابلہ میں مرکزی عہدیداران، ناظمین علاقہ، ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ مجالس شرکت کریں گے۔ ہر دو معیار کا نصاب ایک ہی ہوگا۔

مقابلہ دینی معلومات: یہ مقابلہ بین الاضلاع ہوگا۔ ہر ضلع سے دو ممبران پر مشتمل ٹیم حصہ لے گی۔

نصاب: (1) کتاب ”**دینی معلومات کا بنیادی نصاب**“ (ایڈیشن 2009ء) شائع کردہ مجلس انصار اللہ پاکستان

(2) کتاب ”**معلومات**“ (ایڈیشن 2007ء) شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

مقابلہ دینی معلومات انفرادی: اس مقابلہ میں ہر زعامت ہائے علیا یا مجلس سے ایک رکن لے سکے گا۔ مقابلہ دینی معلومات بین الاضلاع و انفرادی کا نصاب ایک ہی ہوگا۔

نمائندگی: مقابلہ تقریر اردو معیار خاص بین العلاقہ میں ہر علاقہ سے ایک مقرر حصہ لے سکے گا جس کا تعین ناظم صاحب علاقہ کریں گے۔

مقابلہ دینی معلومات، مقابلہ بیت بازی بین الاضلاع میں ہر ضلع سے دو ممبران پر مشتمل ٹیم حصہ لے سکے گی۔ ٹیم کا تعین ناظم صاحب ضلع کریں گے۔

انفرادی مقابلہ جات میں ہر زعامت ہائے علیا یا مجلس سے ایک رکن حصہ لے سکے گا۔

مناسب ہوگا کہ علاقہ/ضلع/زعامت ہائے علیاء اپنے اپنے ہاں علمی مقابلہ جات منعقد کروا کے اوّل آنے والے اراکین کو بطور نمائندہ بھجوائیں۔

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

”ہماری جماعت کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکانا ہے تمام دنیا کو (۔) اور احمدیت میں داخل کرنا ہے تمام دنیا میں اللہ کی بادشاہت کو قائم کرنا ہے“۔

(تاریخ انصار اللہ جلد اول ص ۴۷)

نتیجہ امتحان سہ ماہی چہارم 2009ء

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

نصاب "**حقیقة الوحی**" نصف آخر

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام امتحان سہ ماہی چہارم 2009ء میں پاکستان بھر سے 744 مجالس کے 12503 انصار نے شمولیت کی۔ الحمدللہ علی ذالک۔ 338 انصار نے یہ امتحان نمایاں کامیابی **"خصوصی گریڈ اے"** میں پاس کیا۔

اوّل:	**مکرم محمد صادق**	**دارالیمن وسطی سلام۔ربوہ**
دوم:	1- **مکرم بشارت احمد طاہر**	**کھاریاں۔ضلع گجرات**
	2- **مکرم ڈاکٹر منصور احمد**	**جوہر ٹاؤن۔لاہور**
سوم:	1- **مکرم عظمت حسین شہزاد**	**فضل عمر۔فیصل آباد**
	2- **مکرم اعجاز احمد محمود**	**دارالسلام۔لاہور**
	3- **مکرم مجید احمد بشیر**	**ڈیفنس۔لاہور**

اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار:

مکرم عبدالرشید ساڑی (عزیز آباد۔کراچی) مکرم منصور احمد لکھنوی (گلشن اقبال شرقی۔کراچی) مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر (دارالصدر شمالی انوار۔ربوہ) مکرم میاں مجید الرحمٰن حمید (فیصل ٹاؤن) مکرم عبدالمنان فیاض (اسلام آباد شرقی) مکرم توقیر احمد ملک (واہ کینٹ) مبارک احمد شاہد (جوہر ٹاؤن۔لاہور) مکرم سعید احمد (واہ کینٹ) مکرم چوہدری اقبال حسین (النور۔لاہور) مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن (سیالکوٹ شہر)

خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار:

ضلع لاہور:

مکرم چوہدری نثار احمد، مکرم عبدالسلام ارشد (ڈیفنس) مکرم پروفیسر ڈاکٹر منصور احمد وقار، مکرم ڈاکٹر احسان اللہ، مکرم چوہدری محمد احمد، مکرم ساجد نعیم، مکرم حفیظ احمد، مکرم منور احمد ڈار، مکرم منور احمد عباسی (جوہر ٹاؤن) مکرم عبدالعلی، مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد، مکرم محمد اسحٰق چوہدری (بیت الاحد) مکرم مسعود احمد ناصر، مکرم محمد ارشاد (بیت التوحید) مکرم منیر احمد جاوید، مکرم محمد

نصر اللہ خان، مکرم عباد علی (بھاٹی گیٹ) مکرم خالد مسعود بابر، مکرم ڈاکٹر رمضان محمد زاہد، مکرم فضل احمد ناصر، مکرم نور الٰہی بشیر، مکرم بشیر احمد، مکرم چوہدری برکت علی، مکرم محمد یٰسین، مکرم حفیظ احمد، مکرم عبد القیوم، مکرم چوہدری محمد لطیف انور، مکرم محمد سرور ظفر (مغلپورہ) مکرم رانا نفیس الرحمٰن نعیم، مکرم رانا فضل الرحمٰن نعیم، مکرم شیخ محمد اسلم، مکرم چوہدری نصیر احمد شاہد، مکرم رانا شکور احمد، مکرم عبد العلی اعظم قریشی (گرین ٹاؤن) مکرم ماسٹر بشیر احمد، مکرم محمد سلیم اختر، مکرم کمال دین (سلطانپورہ) مکرم عباس خان، مکرم محمد قاسم بٹ، مکرم چوہدری حبیب اللہ مظہر (نشاط کالونی) مکرم محمد منشاء طارق، مکرم عبد الشکور صدیقی، مکرم چوہدری ارشاد احمد ورک (گلشن راوی) مکرم سردار علی، مکرم رحمت علی ظہور (شالامار ٹاؤن) مکرم محمد شعیب نیر، مکرم محمد تکی خان (فیصل ٹاؤن) مکرم محمد الیاس بقاپوری (دہلی گیٹ) مکرم چوہدری ظفر اللہ خان ساہی (واپڈا ٹاؤن) مکرم میاں خالد احسان (چھاؤنی) مکرم ماجد شاہد (بیت النور) مکرم ندیم احمد (کوٹ لکھپت) مکرم ڈاکٹر عبد الشکور میاں (سمن آباد) مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ (فیکٹری ایریا شاہدرہ) مکرم رانا نصیر محمد خان (رائیونڈ)

ضلع کراچی:

مکرم مجیب احمد ناصر، مکرم مسرت شمیم قریشی، مکرم چوہدری ناصر احمد گوندل، مکرم عبد المجید ناصر، مکرم محمد اکرم نوشاہی (النور) مکرم ناصر حسین، مکرم ڈاکٹر شوکت علی (اورنگی ٹاؤن) مکرم حاجی ناصر احمد بھٹی، مکرم شاہد احمد مقصود، مکرم محمد عرفان صابر، مکرم محمد ظریف، مکرم ماسٹر محمود احمد، مکرم اقبال محمود (بلدیہ ٹاؤن) مکرم خواجہ محمد اقبال نائیک، مکرم سید مبارک احمد، مکرم حاجی ضیاء الدین (تیموریہ) مکرم مظفر احمد ملک، مکرم محمد عثمان خان، مکرم نعیم احمد خان (ڈیفنس) مکرم لطف الرحمٰن طاہر، مکرم محمد نسیم تبسم، مکرم صلاح الدین، مکرم منور احمد بھٹی، مکرم رشید احمد (صدر) مکرم ریاض احمد ناصر، مکرم منیر الدین بھٹی، مکرم فضل عمر محمود، مکرم اقبال حیدر یوسفی، مکرم سعید احمد (گلشن جامی) مکرم محمد رفیق، مکرم چوہدری بشیر الدین محمود، مکرم خادم حسین، مکرم محمد رشید ڈار، مکرم سفیر الدین بھٹی (ڈرگ روڈ) مکرم مجیب احمد خان، مکرم ذکاء اللہ ڈھڈی (ڈرگ کالونی) مکرم محمد نذیر، مکرم صبغۃ اللہ خان، مکرم محمود احمد ونیس، مکرم طاہر احمد، مکرم عزیز اللہ (کورنگی) مکرم طاہر محمود، مکرم منصور احمد طاہر، مکرم نعیم احمد طاہر (ماڈل کالونی) مکرم ھبۃ اللہ کابلوں، مکرم آصف محمود کابلوں، مکرم ناصر احمد طاہر (محمود آباد) مکرم مبشر احمد، مکرم شفیق احمد شاہد، مکرم طارق پرویز رضی (نارتھ) مکرم ریاض احمد شاد، مکرم ملک محمد شفیق، مکرم طارق محمود بھٹی، مکرم محمد سرور، مکرم صوفی محمد اکرم (رفاہ عام) مکرم شیخ ظفر اقبال احمد ظفر، مکرم ڈاکٹر منور احمد (گلزار ہجری) مکرم جمیل احمد بٹ (کلفٹن) مکرم بشیر احمد شاہد (گلشن حدید) مکرم حفیظ احمد شاکر (گلشن اقبال شرقی) مکرم عبد القدوس (گلشن سرسید) مکرم ایاز صدیق (گلشن عمیر) مکرم ظفر اللہ خان مبشر (گلستان جوہر جنوبی)

ربوہ:

مکرم چوہدری اللہ بخش، مکرم محمد افضل انور، مکرم انور حسین عباسی، مکرم محمد خان بھٹی، مکرم دبیر احمد قریشی، مکرم ظہیر انور

فاروقی ،مکرم غلام احمد گھمن ،مکرم رشید احمد کلو،مکرم طاہر احمد محمود،مکرم مرزا ظفر احمد،مکرم نور حسین عباسی ،مکرم عبدالمنان، مکرم عبدالقدیر قمر،مکرم میاں محمد زاہد،مکرم ماسٹر عبدالسمیع،مکرم امیر علی ،مکرم قاسم محمود بھٹی (دارالفتوح غربی)مکرم شاہ محمد حامد گوندل،مکرم راؤ سلطان احمد،مکرم خدا بخش ناصر (طاہر آباد جنوبی)مکرم ناصر احمد بلوچ،مکرم چوہدری اعجاز احمد،مکرم رفیع اللہ خان، مکرم زاہد محمود،مکرم ناصر محمود عباسی ،مکرم محمد صدیق خان ،مکرم سید عبدالشکور شاہ (دارالعلوم وسطی)مکرم ملک اللہ بخش ،مکرم محمد محمود اقبال ،مکرم سید حنیف احمد قمر (کوارٹرز تحریک جدید)مکرم بشیر احمد شاہد (دارالصدر غربی قمر)مکرم حبیب اللہ شاد (دارالنصر شرقی محمود)مکرم صوبیدار خالد اشرف بھٹی (دارالفضل شرقی)مکرم رشید محمد ننگلی (دارالعلوم شرقی مسرور)مکرم ظفر اللہ مکرم محمد عبداللہ مکرم محمد ایوب ،مکرم غلام قادر ،حبیب احمد ،مکرم مرزا غلام صابر (دارالعلوم جنوبی احد)مکرم محمد مالک خضر (نصیر آباد رحمٰن) مکرم بشارت احمد چیمہ (دارالصدر شرقی الف)مکرم محمد انور نسیم (دارالیمن وسطی سلام)مکرم ماسٹر منیر احمد (دارالنصر وسطی) مکرم رشید احمد شاعر (دارالنصر وسطی)مکرم عبدالبصیر (دارالیمن وسطی حمد)مکرم صدیق احمد (دارالفضل غربی فضل) مکرم عبدالسمیع خان (دارالرحمت شرقی بشیر) مکرم مبارک احمد نجیب (بیوت الحمد)مکرم ولی محمد (دارالعلوم شرقی نور) مکرم انوارالحق خان (دارالنصر غربی منعم)مکرم منظور احمد خان (دارالعلوم غربی خلیل)مکرم مبشر احمد تسلیم (دارالعلوم شرقی مسرور)مکرم عبدالرشید منگلا (دارالرحمت شرقی بشیر)مکرم عبدالرحمٰن عاجز (دارالرحمت وسطی)مکرم ناصر احمد مظفر (دارالرحمت وسطی)مکرم محمد رئیس طاہر (دارالنصر وسطی)مکرم ناصر احمد طاہر (دارالعلوم شرقی نور)مکرم عبدالسبوح بٹ (ناصر آباد جنوبی)مکرم عمر حیات (فیکٹری ایریا سلام)مکرم رشید احمد (دارالعلوم جنوبی احد)مکرم منور شمیم خالد (دارالرحمت وسطی) مکرم جاوید احمد جاوید (دارالعلوم شرقی برکت)مکرم عبدالبصیر (دارالعلوم شرقی برکت)مکرم لعل الدین صدیقی (دارالنصر غربی اقبال)مکرم تنویر الدین صابر (دارالنصر غربی اقبال)مکرم حافظ پرویز اقبال (شکور پارک)مکرم محمد اکرم ہاشمی (دارالعلوم غربی خلیل)مکرم چوہدری حمید اللہ (دارالصدر جنوبی)مکرم مرزا عبدالرشید (دارالعلوم غربی صادق)مکرم مبشر احمد سہیل (دارالعلوم وسطی)مکرم نعیم احمد (دارالفضل شرقی عزیز)مکرم نثار احمد طاہر (دارالصدر شمالی انوار)مکرم محمد سلیم جاوید (نصیر آباد رحمٰن) مکرم محمود احمد بٹ (ناصر آباد شرقی)مکرم محمود احمد منیب (دارالنصر غربی حبیب)مکرم محمد رفیع (نصیر آباد سلطان)مکرم ناصر احمد بھٹی (دارالعلوم شرقی مسرور) مکرم ڈاکٹر مرزا رفیق احمد (دارالعلوم جنوبی بشیر)مکرم مرزا بشیر احمد (دارالشکر)مکرم جمیل احمد جاوید (دارالیمن وسطی سلام)مکرم احسان ایزد ساہی (دارالبرکات)مکرم سید جماعت علی شاہ (دارالعلوم غربی خلیل)مجید احمد ،منور احمد تنویر ،میاں عبدالغفور طور (دارالصدر شرقی طاہر)صدیق احمد منور (فیکٹری ایریا احمد)ڈاکٹر راجہ بصیر احمد ابصار (دارالصدر شمالی ہدیٰ)ناصر احمد ڈوگر (ناصر آباد شرقی)مشتاق احمد (دارالیمن غربی سعادت)محمد رمضان (دارالفتوح شرقی) راجہ محمد عبداللہ خان (دارالعلوم غربی خلیل)

ضلع فیصل آباد:

مکرم محمد رفیق خان (کریم نگر) مکرم اقبال مصطفیٰ، مکرم زاہد مسعود خان، مکرم ملک عبدالحکیم (دارالذکر) مکرم منصور احمد، مکرم مولود احمد خالد، مکرم ملک عبداللطیف خان (فضل عمر) مکرم محمد حنیف ڈوگر، مکرم محمد اصغر عتیق، مکرم جلال الدین اکبر، مکرم مظفر حسین، مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین تنویر (دارالحمد) مکرم میاں عبدالحفیظ (108 ج ب تلونڈی) مکرم صوبیدار خوشی محمد (69 رب)

ضلع راولپنڈی:

مکرم کیپٹن (ر) علم دین مشتاق، مکرم منظور احمد نعیم، مکرم سہیل عمر، مکرم بشیر الدین (پشاور روڈ) مکرم حکیم ملک محمد رشید، مکرم مرزا رفیق احمد، مکرم مبشر احمد کھوکھر (بیت الحمد) مکرم صادق مجید اللہ، مکرم فیاض احمد، مکرم محمد سلیم جاوید، مکرم میجر (ر) عظمت جاوید ملک، مکرم وسیم شاکر، مکرم نصیر احمد، مکرم سلیم احمد شاہد، مکرم منور احمد خالد، مکرم مبارک انور ندیم، مکرم ملک منور احمد، مکرم محمد کریم خان (واہ کینٹ) مکرم عبدالکریم باسط (النور) مکرم حافظ امیر حسین (ایوانِ توحید) مکرم چوہدری مظفر منیر احمد (صدر)

ضلع اسلام آباد: مکرم انتصار احمد ازکی، مکرم ایم اے لطیف شاہد (وسطی) مکرم چوہدری مبارک علی حسنات، مکرم رفیق احمد سعید، مکرم سید منور احمد شاہ، مکرم میجر عبدالرزاق (جنوبی)

ضلع بہاولنگر: مکرم نذیر احمد خادم (184/7-R) مکرم یوسف علی خاور، مکرم ڈاکٹر محمد سلیم (327/HR) مکرم مقبول احمد چوہدری (بہاولنگر شہر) مکرم خالد محمود باجوہ (ہارون آباد)

ضلع سرگودھا: مکرم چوہدری شریف احمد ورک، مکرم راجہ ناصر احمد، مکرم ملک عبدالسلام (سرگودھا شہر) مکرم نعمت اللہ جاوید (98 شمالی)

ضلع سیالکوٹ: مکرم امان اللہ قریشی، مکرم تکریم احمد، مکرم جلال الدین شاد (سیالکوٹ شہر) مکرم رفیق احمد بٹ (ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

ضلع ملتان: مکرم ڈاکٹر مرزا نفیس احمد، مکرم اشتیاق احمد، مکرم چوہدری محمد اکبر گوندل (ملتان شرقی)

علاقہ سرحد: مکرم مبارک احمد اعوان، مکرم انجینئر ارشاد احمد (پشاور شہر) مکرم سید عبدالکریم طاہر (نوشہرہ) مکرم انجینئر طاہر احمد، مکرم محمد اکرم، مکرم نصیر احمد قریشی (مردان)

ضلع ننکانہ: مکرم رفیع احمد طاہر، مکرم احمد حسین رانا (سانگلہ ہل) مکرم مبارک احمد ناصر، مکرم منور احمد (سیّد والا) مکرم داؤد احمد شاکر (ننکانہ شہر)

ضلع حیدرآباد: مکرم نسیم احمد چوہدری، مکرم محمد شعیب خالد، مکرم نثار احمد بسراء، مکرم وسیم احمد مغل، مکرم پروفیسر افتخار احمد خان مکرم پروفیسر مبشر احمد فرخ (حیدرآباد شہر) مکرم ناصر احمد گوندل (کوٹری) مکرم محمود احمد ناز (بشیرآباد)

متفرق: مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ (خیرپور شہر) مکرم چوہدری محمد طفیل (نارووال شہر) مکرم پروفیسر ڈاکٹر مبارک احمد، مکرم حمید اللہ باجوہ، مکرم نثار احمد (بہاولپور شہر) مکرم ماسٹر نذیر احمد (58/3 ٹکڑا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) مکرم جاوید اقبال کاہلوں (433 ج ب دھیروکے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) مکرم ڈاکٹر مبارک احمد (حافظ آباد شہر) مکرم محمد اشرف (چک چٹھہ ضلع حافظ آباد) مکرم مظفر احمد باجوہ، مکرم سلطان احمد ظفر، مکرم شیخ عبید الرحمٰن (ساہیوال شہر) مکرم سید اعجاز المبارک منیر (6/11-L ضلع ساہیوال) مکرم محمد شفقت چیمہ، مکرم محمد حمید الحق (راہوالی ضلع گوجرانوالہ) مکرم محمد سہیل ضیاء (منڈیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ) مکرم چوہدری مقصود احمد (بھلیسر انوالہ۔ ضلع گجرات) مکرم مبشر احمد چوہان (کھاریاں شہر۔ گجرات) مکرم چوہدری رشید احمد (543/EB ضلع وہاڑی) مکرم دوست محمد چٹھہ (543/EB ضلع وہاڑی) مکرم بشیر احمد بھٹی، مکرم ملک رفیع احمد (بدین شہر) مکرم خلیل احمد گوندل، مکرم نسیم اقبال گوندل (میرپورخاص شہر) مکرم عبدالمجید زاہد (کنری شہر۔ عمرکوٹ) مکرم رانا عبدالقدیر طاہر (احمد آباد ضلع عمرکوٹ) مکرم شریف احمد تاری (ڈنڈوت RS ضلع جہلم) مکرم مہر اوصاف احمد (علی پور ضلع مظفرگڑھ) مکرم صادق احمد (نواب شاہ شہر) مکرم کرامت اللہ (سانگھڑ شہر) مکرم عبدالرحمٰن بھٹی۔ مکرم عبدالباسط (میرابھڑکا ضلع میرپور AK) مکرم مرزا وسیم احمد (خانیوال شہر) مکرم تنویر احمد (پتھروالی ضلع شیخوپورہ) مکرم صوبیدار (ر) صدیق احمد (خانپور ضلع رحیم یارخان) مکرم نذر محمد (سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین) مکرم محمود احمد ظفر (جھنگ شہر)

قرارداد تعزیت

اراکین عاملہ اور احباب جماعت احمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اپنے اجلاس منعقدہ 8/جنوری 2010ء میں مکرم شیخ مامون احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ بیت الاحد لاہور کی وفات مورخہ 3/جنوری 2010ء پر گہرے دُکھ اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔ مکرم شیخ مامون احمد صاحب اپنے آخری سانس تک سلسلہ کی خدمت کرتے رہے آپ اس وقت بھی زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ بیت الاحد لاہور تھے اس سے پہلے دو مرتبہ اس مجلس کے زعیم اعلیٰ رہے اور آپ نے دو مرتبہ علَم انعامی حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کو قبول کرتے ہوئے آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سابق مدیر انصاراللہ کے اعزاز میں الوداعی تقریب ۔ 28/جنوری 2010ء

مکرم محمد محمود طاہر صاحب مدیر انصاراللہ ۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان ۔ مکرم نصیر احمد انجم صاحب سابق مدیر

سابق مدیر جوابی کلمات کہہ رہے ہیں

مدیر انصاراللہ سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے

مکرم حافظ عبدالمنان کوثر صاحب تلاوت قرآن کر رہے ہیں

شرکاءِ تقریب کے چند مناظر

Monthly **ANSARULLAH** March 2010
Regd. # CPL-8/MDFD
EDITOR:Muhammad Mahmood Tahir
Ph: (047)-6212982Fax: (047)-6214631(C.Nagar 35460) E-mail:ansarullahpakistan@gmail.com

راہ مولیٰ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے تین مخلصین

مکرم رانا محمد سلیم صاحب ناظم علاقہ میر پور خاص سندھ

مکرم پروفیسر محمد یوسف صاحب سابق زعیم اعلیٰ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور

مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب زعیم انصار اللہ احمد پور ضلع سانگھڑ